الانجلاء فی تطور الاولیاء

اولیاء اللہ کے تصرفات

اس کتاب میں

قرآن و حدیث اور سلف الصالحین کی معتبر کتب سے

دلائل قاطعہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ

اولیاء اللہ بیک وقت

متعدد مقامات پر تشریف لاتے ہیں۔

مصنف حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

Marfat.com

الانجلاء فی تطور الاولیاء

اولیاء اللہ کے تصرفات

اس کتاب میں قرآن و حدیث اور سلف الصالحین کی معتبر کتب سے دلائلِ قاطعہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اولیاء اللہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف لاتے ہیں۔

مُصنّف

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

زاویہ پبلشرز

8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون: 042-7248657

موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505466

Email: zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

۹۳۲۶ م
ق ۵۲۶

۹۲۴۴۴

زاویہ پبلشرز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2005

باراوّل ______ ۱۰۰۰

ہدیہ ______ 80 روپے

زیر اہتمام
نجابت علی تارڑ

لیگل ایڈوائزر
رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

ملنے کے پتے

☆ دارالاخلاص ۳.۴ صدف پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی بازار. پشاور شہر 091-2567539
☆ مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفی سرکلر روڈ گوجرانوالہ 0431-237699
☆ احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5558320
☆ مکتبہ المجاہد دارالعلوم محمدیہ غوثیہ. بھیرہ شریف 04521-911763
☆ مکتبہ فیضان مشتاق نزد بسم اللہ مسجد کھارادر. کراچی فون: 0333-3121792
☆ منہاج القرآن اسلامک سیل سنٹر ضیاء مارکیٹ. سرگودھا 0451-721630
☆ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ دارالعلوم انجمن البرکات حیدر آباد 0221-780547
☆ عطار اسلامی کتب خانہ بازار کلاں نزد دو دروازہ سیالکوٹ
☆ مکتبہ ضیاء العلوم دوکان نمبر 1345 مین صدر بازار راولپنڈی 051-5585695

Marfat.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
12	متعدد مقامات پر اولیاء کا موجود ہونا ہمارا اور دیوبندیوں کا عقیدہ	1
13	وہ محدثین و فقہاء جن کا عقیدہ ہم اہلسنت کا مؤید ہے	2
15	دیوبندیوں کے اکابر بھی اس عقیدۂ اہلسنت کی تائید کرتے ہیں	3
16	ابدال کے متعلق اسلاف کی تصانیف	4
17	حاضر و ناظر کے متعلق امام سیوطی کی تین تقریریں	5
20	مجاہدات و ریاضات سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے	6
20	متعدد مقامات پر موجود ہونے کے عقلی دلائل	7
24	پانچ قرآنی آیات سے اثبات	8

Marfat.com

9	چار احادیث سے اثبات	28
10	حدیث بلال و حدیث معراج سے	31
11	علماء کرام کا آیۃ "فتمثل لھا بشرا سویا" سے استدلال	33
12	جبریل علیہ السلام بشری لباس میں	34
13	جبریل علیہ السلام انبیاء علیہ السلام کے ہاں کتنی بار حاضر ہوئے؟	34
14	جبریل علیہ السلام جب بشری لباس میں آئے تو ان کی اصلی صورت کہاں تھی؟	35
15	حدیث جبریل سے متعدد مقامات پر موجود ہونے کے علاوہ دیگر کرامات کا استدلال	36
16	یعقوب علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کی شکل دکھانا اور اس کے دلائل	38
17	دلیل مذکور سے مسئلہ متعدد مقامات پر موجود ہونے کا استدلال اور حوالہ جات۔	40
18	مسئلہ ھذا پر امام شعرانی کی تصریحات	41
19	احادیث ابدال	42
20	وجود استدلال پر اسلاف صالحین کی عبارات	43
21	سورج کے غروب سے متعدد مقامات پر موجود ہونے کا استدلال	46

Marfat.com

22	سورج کے غروب کے استدلال پر اعتراض اور اس کا جواب	48
23	عالمِ مثال کی تحقیق	50
24	عالم مثال کی تائید، از تھانوی اشرف علی	51
25	متعدد مقامات پر موجود ہونے پر ائمہ کرام کی تصریحات	54
26	ولی اللہ کیلئے دنیا ایک قدم	59
27	ولی اللہ کیلئے دنیا ایک شیشہ کی مانند ہے	60
28	کتاب (سبع سنابل شریف) کا تعارف	60
29	اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر دیوبندیوں کا بہتان	61
30	بہتان مذکور کا جواب	62
31	امام شعرانی کی تصریحات سے بہتان مذکور کا جواب	62
32	تفسیر روح المعانی سے بہتان مذکور کا جواب	65
33	متعدد مقامات پہ موجود ہونے کی تصریحات، از اکابر دیوبند مثلاً حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ	62
34	مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا اور عقلی دلیل	62
35	جنات متعدد مقامات پہ بیک وقت موجود ہوسکتے ہیں	70

Marfat.com

36	شیطان کے متعلق تو یہ لوگ مانتے ہیں کہ وہ ہر جگہ اور ہر وقت ہے	71
37	گاہے گاہے انبیاء علیہ السلام اور اولیاء کیلئے بھی مخالفین مانتے ہیں	71
38	شیطان کیلئے ہر وقت ہر جگہ موجود ہونے میں شرک نہیں البتہ انبیاء و اولیاء کیلئے شرک ہے یہ ہے عقیدہ دیوبندیوں وہابیوں کا	72
39	روح انسانی اور جنات کی طاقت کہ بیک وقت متعدد مقامات پہ موجود ہوں	73
40	حکایات اولیاء کرام جو متعدد مقامات میں موجود تھے	74
41	قضیب البان موصلی رحمہ اللہ، ابوالعباس الملثم رحمہ اللہ تعالیٰ	74
42	شیخ مفرج رحمہ اللہ	75
43	امام یافعی کا سوال اور اس کا جواب	77
44	کعبہ معظمہ اپنے مرکز کو چھوڑ کر اولیاء کا طواف کرتا ہے	78
45	اڑنا کوئی کمال نہیں	78
46	ایک ولی اللہ حج پہ تھا اور دوسرے مقامات میں بھی	78

Marfat.com

47	شیخ عبدالقادر طشطوطی کے دو مریدوں کی طلاق کا واقعہ	78
48	طی الارض کے وقت ولی اللہ اپنے اصلی مقام میں بھی ہوتا ہے اور دیگر مقامات پہ بھی	81
49	قضیب البان کی آٹھ صورتیں ہوگئیں	81
50	ایک ولی اللہ نے چار جگہ دعوت میں شرکت کی	82
51	ایک ولی اللہ دنیا کو حاوی محیط ہوتا ہے	83
52	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کی قضیب البان کے متعلق تصدیق ولایت	84
53	قضیب البان مختلف شکلوں میں	85
54	اولیاء اللہ کے تصرفات کا نمونہ	86
55	پچاس جگہ خطبہ پڑھایا ایک ولی اللہ نے	87
56	شیخ شطوطی مختلف احوال اور مختلف مقامات میں موجود رہے	87
57	شیخ ابوالفتح نے محفلِ میلاد میں دس جگھوں میں بیک وقت شرکت کی	88
58	اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر دیوبندیوں کا غلط الزام اور ان کے جوابات	89
59	جوبات اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے لکھی وھی دیوبندیوں کے گھر سے نکل آئی	90

Marfat.com

60	الزامِ مذکور کا تحقیقی جواب	90
61	ایک مرید کی غلط روی پر شیخ کی تنبیہ	91
62	جمال الاولیاء کی حکایت کہ ولی اللہ ایک جگہ شب باش رہا اور دوسری جگہ بھی	92
63	پیر مرید کے ہر وقت ساتھ ہوتا ہے دیوبندیوں کے قطب گنگوہی نے کہا	93
64	دیوبندیوں نے غلاظت پھینکی اعلیٰ حضرت پر لیکن جا پڑی ان کے مرشدوں پر	94
65	فرشتوں کا ہمبستری کے وقت ہونے یا نہ ہونے کا چکر	95
66	اعلیٰ حضرت کے الزام کا جواب، از تھانوی اشرف علی	96
67	تھانوی اشرف علیٰ نے قضیب البان کا قصہ سنایا	97
68	صوفی سوندھا کا قصہ تھانوی نے پڑھ کر سنایا	97
69	ایک ولی اللہ کے متعدد مقامات پر رشتہ دار تھے وہ سب کے پاس ہوتے تھے	98
70	حجام کا بیٹا اور سیرانی بادشاہ	100
71	بیک وقت سیرانی بادشاہ عرب میں بھی تھے اور بھاول پور میں بھی	101
72	سیرانی بادشاہ کی وفات کا عجیب و غریب قصّہ	102

Marfat.com

73	زہر خورانی، آخری وصیت اور تاریخ وصال	103
74	مرنے کے بعد بھی زندہ اور مزار والا بول پڑا	106
75	سیرانی بادشاہ کے متعدد مزار	109

☆......☆......☆

Marfat.com

الحمد للّٰہ العزیز العلام والصلوٰۃ والسلام علی النبی خیر الانام وعلی آلہٖ الکرام واصحابہ العظام وعلی اولیاء امتہٖ وعلماء ملۃ الاعلام۔

امابعد:

ہم اہل سنت حضور سید عالم ﷺ کے حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھتے ہوئے ان کے فیض و برکت سے اولیاء کرام کے متعدد مقامات پر تشریف لانے کے لئے نہ صرف مانتے بلکہ دلائل کی روشنی سے عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ولی جب ولایت کے عہدہ پر فائز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قدرت اور طاقت سے متعدد مقامات پر بیک موجود ہوسکتا ہے اور یہ عقیدہ اسلاف میں نہ صرف صوفیاء کرام تک محدود تھا بلکہ فقہا کرام کے فقہی مسائل میں مندرج ہوتا چلا آرہا ہے۔

جب سے وہابیت کی وباء پھیلی ہے تو جہاں حضور سرور عالم ﷺ کے حاضر و ناظر کے صحیح عقیدہ کو شرک کے وہم میں ڈالا گیا وہاں اولیاء کرام بھی اس کی لپیٹ میں آگئے۔

چنانچہ دیوبندیوں کا ایک نیم ملا سرفراز گکھڑوی لکھتا ہے۔

"کہ نہ معلوم کہ بعض بزرگان دین اور صوفیائے کرام کی مجملی اور گول

Marfat.com

مول باتوں سے یہ کیسے ثابت ہوسکتا ہے کہ انبیاء عظام اور اولیاء کرام علیہم السلام حاضر وناظر ہوتے ہیں یا ایک بزرگ کوئی مقامات میں دیکھا گیا یا لطائف متشکل ہوجایا کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ بلکہ ایسی تمام گول مول باتوں کو شریعت اسلامی تسلیم نہیں کرتی۔ چنانچہ وہی اکابر جن کی بعض مجمل عبارات سے مخالفین گاڑی چلانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں صاف اس کی تردید کرتے ہیں۔''

(آنکھوں کی ٹھنڈک بلفظہ نمبر ۱۶)

الجواب: مسطورہ بالا عبارت میں گکھڑوی نے ایک روشن حقیقت کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے انبیاء کرام علیٰ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کے حاضر وناضر کے علاوہ اولیاء کرام کے متعدد مقامات پہ تشریف فرما ہونے کے انکار میں دلیل پیش کرنے کے بجائے صوفیاء کرام ومشائخ عظام کے دلائل وحقائق کو گول مول باتوں سے تعبیر کر کے شریعت اسلامی کی کھلی گستاخی اور ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس موضوع پر اسلاف، فقہاء، مجتہدین اور علماء محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات ان گنت ہیں۔ چند ایک بزرگوں کے اسماء لیجئے۔

(۱) علامہ علاؤالدین القونوی شارح الحاوی (۲) شیخ تاج الدین السبکی

(۳) کریم الدین الاملی (۴) شیخ الخانقاہ اصلاحیہ سعید السعداء

Marfat.com

(۵)عبدالغفار بن نوح القوصی صاحب الوحید (۶)صفی الدین بن ابی المنصور

(۷)العفیف الیانی (۸)شیخ تاجدین ابن عطار

(۹)السراج بن الملقن (۱۰)البرہان الابناسی

(۱۱)شیخ عبداللہ المنوفی (۱۲)تلمیذہ شیخ خلیل المالکی صاحب المختصر

(۱۳)......ابوالفضل ابن ابراہیم المالکیؒ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

ف﴾: یہ اسماء گرامی سیدنا جلال الدین سیوطیؒ نے بتائے ہیں[1]۔ یہ لکھ کر تحریر فرماتے ہیں، ان کے علاوہ اور بہت آئمہ کرام ہیں۔[2] سیدنا سیوطیؒ کے مطالعہ وتصانیف سے واقفیت رکھنے والے بتا سکتے ہیں کہ وہ کتنے حضرات ہوں گے اور وہ نہ صرف علماء بلکہ آئمہ کرام ہیں جن کی جلالتِ شان کا نام سنکر موجودہ دور کے محققین سرخمیدہ ہو جاتے ہیں۔

فقیراویسی غفرلہ کے مطالعہ سے:

(۱۴)علامہ یوسف نبہانی (۱۵)شاہ عبدالحق محدث دہلوی[1]

(۱۶)سیدنا مجدد الف ثانی[2] (۱۷)شیخ عبدالقدوس گنگوہی[3]

(۱۸)علامہ ابن العابدین شامی[4] (۱۹)سیدنا امام یافعی[5]

---

(۱)۔جذب القلوب۔

(۲)۔مکتوبات شریف صفحہ ۵۸۔

(۳)۔لطائف قدوسی شریف۔

(۴)۔ردالمختار۔ (۵)۔روض الریاحین۔

Marfat.com

(۲۰) علامہ ابن حجر مکی[1] (۲۱) امام شعرانی[2]

(۲۲) سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی[3] (۲۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی[4]

(۲۴) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی[5] (۲۵) حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی[6]

(۲۶) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی[7] (۲۷) سیدنا محی الدین ابن العربی

(۲۸) الشہاب المنی

بوجہ خوف طوالت انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔ ورنہ صرف ان حضرات کے اسماء گرامی کے لئے مستقل کتاب چاہیئے اور ان حضرات میں سے صرف ایک عالم دین کی مسئلہ کی تحقیق کی ضمانت کافی ہے اور صرف ایک حضرت کے ہم پلہ تو درکنار ان کے ادنی تلمیذ کے درجہ کا موجودہ دور کے محققین کو کہنا نہ صرف علمی حد تک ہے بلکہ شرعی تعزیز اور سخت سے سخت۔

اتماماً للحجتہ: الکذوب قد یصدق کے مطابق مخالفین کے اکابرین سے تصریحات بلکہ اس مسئلہ کے دلائل کے انبار ملتے ہیں۔ مشتے نمونہ خروار چند ایک اسماء لیجئے۔ تصریحات اسی کتاب میں آتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) رشید احمد گنگوہی[8] (۲) انور علی کشمیری[9]

(۳) اشرف علی تھانوی[10] (۴) احمد علی لاہوری[11]

(۵) سید احمد رضا بجنوری تلمید انور کشمیری[12]

---

(۱)۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۴۶۔ (۲)۔ کتاب الجواہر والدرر صفحہ ۱۶۵۔ (۳)۔ سبع سنابل۔

(۴)۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ (۵)۔ اجابۃ الغوث صفحہ ۲۶۶۔ (۶)۔ ایضاً۔

(۷)۔ امداد السلوک۔ (۸)۔ فیض الباری۔ (۹)۔ بوادر النوادر۔

(۱۰) ہفت روزہ خدام الدین لاہور مختلف رسالہ جات۔ (۱۱)۔ انوار الباری شرح بخاری

Marfat.com

اور نہ صرف تصریحات بلکہ اس مسئلہ کو قرآن و احادیث و اقوال فقہاء کی تحقیقات سے دلائل قائم کر کے مستقل تصانیف تحریر فرمائی ہیں۔ اس مسئلہ پر جو کتابیں فقیر اویسی غفرلہ کی نظر سے گزری ہیں مندرج ہیں۔

(۱) اجابتہ الغوث بیان حال النقاء والنجباء والابدال والاتاد والغوث مصنفہ سیدنا علامہ ابن العابدین صاحب فتاویٰ شامی قدس سرہ۔

(۲) المتجلی فی تطور الولی مصنفہ سیدنا امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ۔

(۳) الخیر الدال علی وجوب القطب والاوتاد والنجباء والابدال مصنفہ سیدنا امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ۔

فقیر اویسی غفرلہٗ ان سے تلخیص کر کے کچھ اپنے بزرگوں کے افادات وافاضات سے چند دلائل اور پھر انہی کے مطابق حکایات پیش کرنے کی جرات کرتا ہے۔ وَمَاتوفیقی الاباللہ العلی العظیم. کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ہر چہ درطبع تو نیاید راست تو نہ دانستۂ مگوکہ خطاء است

☆......☆......☆

Marfat.com

مقدمہ

فصل اوّل

سیدنا امام جلال الدین سیوطیؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱)۔اصلی صورت صورتِ مثالی کی مختلف اشکال اختیار کر کے متعدد مقامات پر موجود ہو جائے جیسے جنات کے لئے ہے۔

(۲)۔طی المسافۃ وطی الارض کے قبیل سے ہو کہ ہر دیکھنے والا اپنے مقام سے دیکھے، حالانکہ وہ ایک ہی جگہ پر ہو۔ بایں طور کہ اللہ تعالیٰ زمین کو لپیٹ کر درمیانی حجابات ہٹادے اور لوگوں کو گمان ہو کہ مقامات مختلف ہیں حالانکہ وہ ایک ہی مقام ہوتا ہے۔ اسی پر بہترین تقریر ہوگی۔ اس حدیث کی جب کہ شب معراج کی واپسی پر حضور ﷺ نے بیت القدس کو سامنے دیکھ کر قریش کو تمام حالات بتادیئے۔

(۳)۔ولی اللہ کا جثہ موٹاپن اختیار کرلے۔ یہاں تک کہ تمام عالم کو محیط ہو جائے جیسے ملک الموت علیہ السلام اور منکر نکیر کے متعلق علماء کرام تقریریں

Marfat.com

کرتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام ایک ہی آن میں مشرق و مغرب والوں کی روح قبض کر لیتے ہیں اسی طرح منکر نکیر ایک ہی وقت میں بے شمار اہلِ قبور سے سوال کرتے ہیں۔ (الحاوی للفتاویٰ)

(۴)۔ اصلی جسم کا متعدد مقامات پر موجود ہونا جیسے حدیث شریف میں ہے کہ سورج عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورج روزانہ طلوع وغروب ہوتا ہے۔ دیکھیئے یہ سورج زیرِ عرش مستقر بھی ہوتا ہے اور طلوع وغروب بھی جاری رہتا ہے۔ اس سے بیک وقت ایک جسم کا دو مکانات میں ہونا اور دونوں مکانوں میں بیک وقت ان سے مختلف افعال صادر ہو رہے ہیں۔ یہ بات اگرچہ عقل میں نہیں آتی کیوں کہ ایسا ہونا یقیناً محال ہے۔ اس لئے کہ اس طرح اجتماع الضدین لازم آتا ہے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے نورِ ایمان بخشا ہے وہ انکار نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ بات معجزات و کرامات کے قبیل سے ہے اور معجزات و کرامات ہوتے بھی ایسے ہی ہیں جو کہ عقل محال مانے ورنہ وہ نہ معجزہ ہوگا اور نہ کرامت۔

نوٹ: اس کے علاوہ اور تقاریر اور ان پر سوالات اور ان کے جوابات فقیر اویسی غفرلہ نے کتاب دلوں کا چین تحقیق حاضر و ناظر میں تفصیل سے لکھ دیئے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

فصل دوم

امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ قدیم ہے اور اس وقت سے چلا آرہا ہے اور منکر کے لئے زجراً فرماتے ہیں کہ اس میں وہی جھگڑا کریگا جسے وہم ہے کہ ان وجود شخص الواحد فی مکانین فی وقت واحد غیر ممکن بل ھو مستحیل:

یعنی ایک شخص کا موجود ہونا دو مکانوں میں ایک ہی وقت میں غیر ممکن ہے بلکہ محال ہے و لیس کما توھم ھذا المتوھم من الاستحالتہ یعنی جس طرح یہ وہمی وہم کررہا ہے یہ بات محالات سے نہیں ہے۔ کیونکہ بڑے آئمہ عظام نے اس قسم کے جواز اور ممکن ہونے پر نص کی ہے۔ (الحاوی للفتاویٰ)

غور کیجیئے: امام جلال الدین سیوطیؒ جیسی شخصیت اس شخص کو وہمی، خبطی یعنی مخبوط الحواس (پاگل) سے تعبیر کررہے ہیں جو اس مسئلہ کا منکر ہے۔

اگر دورہ حاضر کے منکرین امام ممدوح کے زمانہ میں ہوتے اور اس طرح کا انکار کرتے تو بتایئے تو امام ممدوح مذکورہ بالا ارشاد کس شان سے فرماتے۔ (فافہم)

☆......☆......☆

Marfat.com

فصل سوم

متعدد مقامات پر بیک وقت موجود ہونا اس جلوہ صفاتی کی وجہ سے ہے جو بندہ کو ریاضیات و مجاہدات کے بعد فانی فی اللہ اور باقی باللہ کے مقام پر فائز المرام ہو جاتا ہے اور یہ کوئی معمولی عہدہ نہیں جو ہر کسی کو نصیب ہو جائے اس کے لئے فضلِ ربی و کرمِ ایزدی کی ضرورت ہے۔ یہ ان اولیاء کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) کو نصیب ہوتا ہے جنہیں "بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یَبْصِرُ وَبِیْ یَبْطِشُ" کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے ورنہ،

دریں ورطہ کشتی فروشد ہزار

کا معاملہ ہے لیکن خوش نصیب ہستیوں کو نصیب ہونے پر انکار سے بھی ہزاروں کے بیڑے غرق ہوئے۔

☆......☆......☆

فصل چہارم

جو بعض لوگ شرک سمجھ کر انکار کر دیتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ متعدد مقامات پر ولی اللہ کا موجود ہونا اس وقت ناجائز تصور ہو سکتا ہے جب کہ اسے غیر ممکن سمجھا جائے لیکن وہ بھی بحیثیت کرامت کے جواز کی صورت حاصل کر لیتا ہے کیونکہ متفقہ مسئلہ

Marfat.com

ہے کہ کرامتہ الولی حق "یعنی ولی اللہ کی کرامت حق ہے"۔ لیکن تاہم ہمارے سامنے بہت سی مثالیں موجود ہوتی ہیں۔ جو بیک وقت متعدد مقامات پر موجود ہوتی ہیں۔

مثلاً:

۱)...... بینائی ایک ایسی شئے ہے کہ انسان میں بھی موجود ہے اور آسمان اور زمین میں بھی۔ اور آسمان و زمین میں جہاں تک اس کی رسائی ہے، موجود ہے۔

۲)...... اسی طرح انسان کی آواز تو باقاعدہ سائنس کی رو سے ایک لحمہ میں عالمِ دنیا میں کئی چکر لگا کر اپنے مرکز پر لوٹ آتی ہے۔ پھر اس کی قدرت کا کرشمہ دیکھو کہ اپنے مرکز میں بھی ہے اور کائنات کے چپّہ چپّہ میں بھی ہے۔

۳)...... قرآن مجید جو کہ کلام الٰہی ہے اور یہ بحیثیت الفاظ کے نہیں بلکہ بحیثیت کلامِ نفسی ہونے کے بیک وقت متعدد انسانوں کے سینوں میں بھی موجود ہے اور وہ اوپر بھی ہے نیچے بھی۔ عالمِ برزخ میں بھی ہے اور عالم دنیا میں بھی وغیرہ وغیرہ۔

۴)...... قرآن مجید کی یہ صریح بیانی کس سے مخفی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ولی آصف بن برخیا سینکڑوں میلوں میں قبل ان یرتد الیک طرفک کا مدعی ہو کر بلقیس کی تخت گاہ میں بھی ہے اور سلیمان علیہ السلام کے سامنے بھی۔

۵)...... حدیث شریف میں ہے کہ جب حضور پرنور محبوب ربِّ غفور سرور

Marfat.com

عالم ﷺ وعلیہ آلہ واصحابہ وسلم شب معراج بہشت میں تشریف لے گئے تو حضرت بلالؓ وہاں بڑے ناز سے بہشت کی سیر کر رہے تھے۔ حالانکہ متفقہ بات ہے کہ حضرت بلالؓ اس وقت اپنے گھر (مکہ میں) آرام فرمارہے تھے لیکن حدیث شریف میں فرمایا کہ وہ بہشت میں تھے۔

اب بتایئے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ کا بیک وقت دو مقامات میں موجود ہونا پایا گیا یا نہیں۔

۶)......حدیث شریف میں ہے کہ جب میت کو قبر میں لٹایا جاتا ہے تو اسے سورج غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے خواہ وقت دوپہر کا ہو یا صبح کا۔ آدھی رات کا ہو یا سحر کا۔ اب قابل غور بات یہ ہے کہ ایک سورج ہے ایک ٹائم ہے لیکن اس وقت وہ اپنے اصلی مقام میں بھی ہے اور متعدد مُردوں کے سامنے مختلف ممالک میں بھی موجود ہے۔

اس کے علاوہ بہت سی مثالیں قرآن وحدیث میں ملیں گی جن کو فقیر اویسی غفرلہ آگے چل کر عرض کریگا۔

اولیاء کرام چونکہ عبادات ومشقات میں اپنے نفوس کا ایسا تزکیہ کرتے ہیں کہ کَمَاقِیلَ فِی شَانِھِم اَجسَادُھُم اَروَاحُھُم وغیرہ وغیرہ۔

ان حضرات کا متعدد مقامات پر تشریف لے جانے بوجہ کرامت کے ہے اور کرامت کا انکار بے دینی ہے۔

۶۷۲۲۲

Marfat.com

فصل پنجم

حضرت امام شعرانی قدس سرہ اپنے شیخ سے اس کرامت کے متعلق عرض کرتے ہیں:

فقلت له فما حکمته وقوع التطور فی هٰذہ الدار فقال ذالک انما یکون بحکم خرق العادۃ حین یعطون حرف کن وفی الاخرۃ یکون نفس نشاط اهل الجنته تعطی ذالک (کتاب الجواھر والدار ۱۶۵)

"یعنی میں نے اپنے شیخ سے عرض کیا کہ ان مثالی اجسام کو دنیا میں اختیار کرنے کی حکمت کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا جب اولیاء حرف کُن کے اسرار کی عطا سے نوازے جاتے ہیں اس وقت ان سے یہ مثالی اجسام کے ساتھ تشکل بطور کرامت کے صادر ہوتا ہے اور آخرت میں اہلِ جنت کی پوری زندگی اس عطیہ کیساتھ وابستہ ہوگی"۔

Marfat.com

بابِ اوّل:

آیاتِ قرآنیہ

(۱) وَسَیَرَی اللہُ عَمَلَکُم وَرَسُولُہ وَالمُئومِنُون. (پ ۱۱ س توبہ ۱) اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مومن کامل تمہارے اعمال کو دیکھیں گے۔

ف نمبر ۱: آیت میں یریٰ فعل مستقبل واقع ہے جسے حقیقی معنے رویت بصری لازم ہے، اور وہ تب ہوسکتی ہے جب کہ مسطورہ تینوں تقریروں کے مطابق ہو۔

ف نمبر ۲: آیت میں المومنون میں کامل مومن مرد ہیں اور کامل مومن صرف اولیاء کرام ہیں اور ہم سب مومن ہیں لیکن ناقص۔ اس آیت کی تاویلات میں گکھڑوی نے توڑ مروڑ کی ہے جسے فقیر نے اپنی کتاب ''حاضر وناظر میں'' بالتفصیل لکھا ہے۔[1]

(۲) لِتَکُونُوا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ. تاکہ تم لوگوں کے گواہ بنو۔ (پ ۲، س بقرا)

ف نمبر ۱: آیت میں مخاطب صرف وہی ہیں جو گواہی کے لائق ہیں اور وہ صرف اولیاء کرام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گواہی کے لئے اہلیت شرط فرمائی کما قال واشھدوا ذوی عدل

Marfat.com

منکم ''اپنے میں سے دو معتبر گواہ لاؤ'' اور ہم سب فسق و فجور کی وجہ سے گواہی کے اہل نہیں رہے۔ اور ان حضرات کی گواہی تب ہو سکتی ہے جب کہ وہ قیامت میں اپنے عینی مشاہدے پیش کر سکیں۔

ف نمبر ۲: قیامت میں ہم خود بھی اپنے حساب میں ہوں گے جو خود ملزموں کی صف میں ہو وہ کس طرح گواہوں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ گواہوں کی صف میں وہ کھڑے ہو سکیں گے جن کیلئے نہ حساب ہوگا اور نہ کتاب[1] اور وہ صرف اولیاء کرام ہوں گے۔ باقی مضمون متعلقہ آیت ہذا حاضر و ناظر میں دیکھئے۔[2]

(۳) لا یملک الذین یدعون من دونہ الا من شھداء بالحق وھم یعلمون (پ۲۵،۱۳)

اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں شفاعت کا اختیار ان کو ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں۔

تفسیر: اس آیت میں بتوں سے شفاعت کی نفی فرما کر ان حضرات کے لئے شفاعت کا اثبات فرمایا جو شاہد بالحق کے ساتھ علم رکھتے ہیں اور علم کس کا۔ اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا کیونکہ بقانونِ علم معانی، جب فعل کا مفعول مذکور نہ ہو تو اس وقت مفعول کو محذوف نہ کیا جائے۔ اب اولیائے کرام کی شفاعت کا انکار معتزلہ تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے دور کے معتزلہ اصولاً انکار نہیں کر سکتے، البتہ ہٹ

(۱)۔ حدیث شریف میں ہے۔ (۲)۔ حاضر و ناظر از آیات قرآنی۔

Marfat.com

دھری کا علاج ہی کیا۔ بنابریں قیامت میں جب شفاعت کرسکیں گے جب انہیں شفاعت والوں کے متعلق علم ہو۔ ورنہ بے سود۔

سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

نظرت الی بلاد اللہ جمعاً

کخردلۃٍ علیٰ حکم اتصال

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے تمام ملکوں کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ۔ (قصیدہ غوثیہ)

۴)...... اَفَمَنْ شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربّہ. کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھولا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہیں۔

یہی وہ طاقت تھی جو حضرت فاورق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوسوں دور یَاسَارِیَۃُ الْجَبَل کہلوا کر اسلامی لشکر کے ذریعے کفر کو شکست فاش دیدیتی ہے۔ اور للتفصیل مقام وھذا المقام لیس للتفصیل

۵)...... قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْم" مِنَ الْکِتَابِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِراً عِنْدَہٗ. (ع۱۸)

ترجمہ: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ اسے میں حضور کی خدمت میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان علیہ السلام نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا

Marfat.com

یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

اس آیت میں آصف بن برخیا ولی کامل کے تصرف کا بیان ہے کہ وہ بیک وقت اِدھر بھی ہے اُدھر بھی ہے۔ جس کی تفسیر فقیر نے تفسیر اویسی میں ہی اسی مقام پر عرض کر دی ہے۔[1]

☆......☆......☆

(۱)۔ تفسیر اویسی میں۔

Marfat.com

فصل دوم

احادیث مبارکہ

(۱). كُنتُ سَمعَهُ الَّذِى يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِى يُبصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِى يَبْطِشُ بِهَا.

ترجمہ: میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔

یہ حدیث قدسی ہے اور مشہور ہے اور اس کو پورے سندات اور سوالات وجوابات کے ساتھ حاضر وناظر میں لکھ دیا ہے۔[1] اب صرف یہ یاد رکھیئے کہ بندہ فناء پر بقا کے مقام پر فائز المرام ہوتے ہوئے اس میں عنصری قوت کے بجائے ایزدی قدرت کام کرتی ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ جب بندہ انوارِ الٰہی کا مظہر اتم ہو جاتا ہے تو قرب وبعد اس کے لئے یکساں ہوتا ہے وہ قریب کو بھی دیکھتا سنتا ہے اور بعید کو بھی قریب۔ تفصیل فقیر نے ''نور الصفا'' میں عرض کر دی ہے[2]

اولیاء کرام کی کرامات کے اقرار کے بعد اور یہ بھی ماننا کہ واقعی ان میں ربانی طاقت ہوتی ہے پھر ان کا متعدد مقامات پہ موجود ہونے اور دیگر کرامات کے انکار سے حیرت ہوتی ہے[3]

(۱)۔ رسالہ حاضر وناظر۔ (۲)۔ نور الصفانی فی البقاء بعد الفناء۔ (۳)۔ دراصل بات یہ ہے کہ ان بیچاروں کی جماعت میں نہ کوئی ولی ہوا اور نہ کوئی کرامت دیکھی انکار نہ کریں تو اور کیا کریں۔

Marfat.com

(۲) اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنظُرُ بِنُوْرِ اللّٰه. (رواہ الترمذی) کامل مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

اس حدیث میں مومن ولی کامل کی نگاہ کی وسعت کا ذکر ہے اور اس کی نظر کہاں تک ہوتی ہے جہاں تک خدائی کما قال غوث الاغوث رضی اللہ عنہ

نظرت الی بلاد الله جمعاً. کخردلةٍ الیٰ حکم اتصالِ.

۳)......سیدنا بلالؓ کے متعلق بخاری شریف میں ہے کہ انہیں حضور سرور عالم ﷺ نے بہشت میں دیکھا اور فرمایا یہاں کیسے، عرض کی (آپ کے صدقے) وہ دو نفل تحیۃ الوضو مجھے یہاں لے آئی ہے۔ تفصیل رسالہ حاضر وناظر میں بیان کر دی ہے۔ اس حدیث میں دیکھنا یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیک وقت مکہ میں بھی ہیں اور ساتوں آسمانوں کے اُوپر بہشت میں بھی۔

۴)......شب معراج حضور سید عالم ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کو اُن کے مزارات میں دیکھا۔ پھر وہی حضرات بیت المقدس میں موجود ہے۔ پھر آسمانوں میں بھی آپ سے ملاقی ہوئے۔ رواہ اصحاب الصحاح وغیرہ۔ یہ بھی ہمارے استدلال میں شامل ہے کہ حضرات انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام شب معراج متعدد مقامات پر بیک وقت موجود ہوئے۔ چنانچہ حضرت امام قطب شعرانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

ومما یدل علی ان الجسم الواحد یکون فی آن واحد رویة

Marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اسری بہ الی السمٰوات العلی آدم وعیسی ویحیٰی وادریس وموسیٰ وھارون وابراھیم علیھم الصلوٰۃ والسلام وما وقع فی شان الصلوٰۃ من المراجعہ لموسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مع ان موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حین ذالک فی قبرہ فی الارض قائماً یصلی وقد قال صلے اللہ علیہ وسلم رایت موسیٰ وما قال رایت روح موسیٰ ولا جسد فیا من یحیل الجمع بین الضدین ما تقول فی ھذاالحدیث فان الموسیٰ ان لم یکن عینہ فالاخبار عنہ کذب وھو محال علیٰ الشارع صلی اللہ علیہ وسلم فما بقی الاان القدرۃ صالحۃ للجمع بین الضدین خلاف ما یقضہ النظر العقلی ھذا والمقلد المومن بھذا الحدیث یقول لصاحبہ رائیتک البارحتہ فی النوم ومعلوم ان موسیٰ کان فی منزلہ علی حالۃ غیر الحالۃالتی روئی علیھا وفی موطن آخر لا یقول رایت غیرک ویشھد لذالک ایضاً ماوردفی الصحیح فی قصۃ آدم علیہ السلام حین قال اللہ تعالیٰ وھو خارج عن القبضۃ اخترا یتھما شئت قال اخترت یمین ربی و کلتایدیہ یمین مبارکۃ فبسط الحق یدہ کما یلیق بجلالہ فاذا آدم وذریۃ فادم علیہ السلام فی الید مقبوض علیہ حین اختار

Marfat.com

الیمین ولیس فی الید آدم المخاطب خارج الیه هو عین آدم المقبوض الیه فیامن یدعی معرفة الله بعقله والایمان بماجاء به الرسل این عقلک فی هٰذاالمسئلة وانت تقول الشئی الواحد لا یکون فی مکا نین وتقول هٰذا محال وهذا جائز. (کذانی کتاب الجواھر والدر ۱۶۴)

ترجمہ: اس پر یہ چیز دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج آسمانوں پر آدم وعیسیٰ ویحییٰ وادریس وہارون وابراہیم صلوٰات اللہ وسلامہٗ کو دیکھا اور وہاں پر آپ کے اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان نمازوں کے بارے گفت وشنید ہوئی حالانکہ موسیٰ علیہ السلام اس وقت زمین پر اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں چھٹے آسمان پہ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور یہ نہیں فرمایا کہ موسیٰ کی روح کو دیکھا نہ یہ فرمایا کہ موسیٰ کے جسم کو دیکھا تو جمع الضدین کو محال اعتقاد کرنیوالے انسان! تُو اس حدیث کے بارے میں کیا کہے گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جن کو موسیٰ سے تعبیر کیا اگر یہ بعینہٖ وہ نہیں جو اس وقت زمین پر قبر میں نماز پڑھ رہے تھے تو یہ خبر دینا کہ میں نے آسمان پر موسیٰ کو دیکھا کذب ہو جائے گا جس کا صدور رسول مقبول ﷺ سے ناممکن ہے تو کوئی جائے مفر نہیں رہی بجز اس کے کہ نظر عقلی کے خلاف تسلیم کر لیں کہ جمع بین الضدین زیر قدرت ہے اسے محفوظ رکھو اس حدیث پر ایمان رکھنے والا مقلدا اپنے ساتھی سے کہتا ہے۔ میں نے شب

Marfat.com

گذشتہ تم کو خواب میں دیکھا اور معلوم ہے کہ ان کا ساتھی اپنے مقام میں اس حالت میں نہ تھا جس میں دیکھا گیا بلکہ بحالت دیگر تھا اور اس مکان میں بھی نہ تھا جس میں دیکھا گیا بلکہ دوسرے مکان میں تھا پھر مقلد اپنے ساتھی سے نہیں یہ کہتا ہے کہ میں نے تیرے سوا کسی اور کو دیکھا۔ بلکہ یہ کہتا ہے کہ تجھ کو دیکھا اور ہمارے اس دعوے کی یہ چیز تائید کرتی ہے جو حدیث صحیح میں موسیٰ اور یدین کے بارے میں وارد ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خطاب فرمایا جب کہ وہ مشیتِ الٰہی سے باہر تھے کہ ان دونوں ہاتھوں سے جس کو چاہو پسند کرلو۔

انہوں نے عرض کیا میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ۔ پسند کیا اور رب کے دونوں ہاتھ دائیں برکت والے ہیں تو حق جل مجدہ نے اپنی مٹھی کھول دی جس طرح کھولنا اس کے جلال کے لائق ہے تو اس میں آدم اور ان کی ذریت نکل پڑی۔ پس آدم علیہ السلام اس وقت مٹھی میں تھے جب کہ دایاں ہاتھ پسند کیا اور جو آدم مٹھی سے باہر مخاطب تھے یہ بعینہ وہی ہیں جو مٹھی میں تھے تو اپنی عقل سے معرفت الٰہی کا دعویٰ کرنے والے اور رسولوں کے لائے ہوئے احکام پر ایمان رکھنے کے مدعی تمہاری عقل اس مسئلہ میں کہاں جائے گی اور تم تو کہتے ہو کہ ایک چیز دو مکان میں نہیں ہوتی اور کہتے ہو یہ محال ہے اور حالانکہ وہ جائز ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

بیان استدلال

از آیات واحادیث علماء کرام

اولیاء اللہ کے متعدد مقامات پہ موجود ہونے پر علماء کرام نے ذیل کی آیات سے استدلال کیا ہے۔

ا)...... جب کہ بی بی مریم علیٰ نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام بیت المقدس میں تشریف فرما تھیں فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيًّا. تو ان کے سامنے ایک کامل مکمل بشر متمثل ہو کر آیا۔

تَمَثَّلَ ماضی ہے تمثل" سے مشتق ہے بمعنے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا یہاں بھی ایسے ہوا کہ سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام ملکیت سے بشریت کی طرف منتقل ہوئے اور یہ اپنے مقام پہ دلائل سے ثابت ہے کہ ملائکہ کو اللہ تعالے نے انسانی شکل میں ظاہر ہونے کی قدرت عطا فرمائی ہے۔

سیدنا عبدالعزیز دباغ قدس سرّہ فرماتے ہیں کہ:

"ہر شہر میں ستر یا کم وبیش ملائکہ اس لئے مقرر کیئے جاتے ہیں کہ اصحاب خدمت اولیاء کرام کی ان امور میں مدد کریں جن کے لئے تنہا اُن کی ذات کافی نہیں۔ یہ فرشتے شہروں کے اندر انسانی شکل میں

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ کوئی خواجہ سرائے کی شکل میں کوئی فقیر کی شکل میں اور کوئی بچے کی ہیئت میں۔ یہ فرشتے لوگوں میں مخلوط رہتے ہیں مگر لوگوں کو پتہ نہیں چلتا'' (کذافی الابریز شریف صفحہ نمبر ۱۹۵ مطبوعہ مصر)

جبریل بشری لباس میں:

سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اس واقعہ کے علاوہ بارہا بشری لباس میں عالم دنیا میں تشریف لائے چنانچہ امام قسطلانی بخاری شریف کی شرح باب بداء الوحی میں لکھتے ہیں کہ جبریل امین حضرت آدم کی خدمت میں بارہ مرتبہ، حضرت ادریس کی خدمت میں چار مرتبہ، حضرت نوح کی خدمت میں پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیم کی خدمت میں بیالیس مرتبہ، حضرت موسیٰ کی خدمت میں چار سو مرتبہ، حضرت عیسیٰ کی خدمت میں دس مرتبہ، اور حضور سید عالم علی نبینا وعلیہم السلام کی خدمت میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہوئے۔ بارگاہ رسالت میں حضرت جبریل علیہ السلام کی حاضری مختلف شکلوں میں ہوتی۔ کبھی دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں، کبھی اعرابی کی صورت میں وغیرہ وغیرہ۔

نتیجہ: اور یہ دلائل سے ثابت ہے کہ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح پاک اپنے نوری جسم سے وابستہ رہنے کے باوجود مردانہ شکل اختیار کر کے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے اور اس کا تصرف اپنے ملکوتی جسم میں مستمر رہتے ہوئے اس عارضی جسم میں بھی نافذ ہوتا تھا۔ انہیں وجوہات کے پیش نظر علماء کرام اہل سنت

Marfat.com

اولیاءِ کرام کے لئے کہتے ہیں کہ قادرِ مطلق جل شانہ نے اپنے بعض بندوں کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ ان کی روح اپنے جسمِ اصلی سے متعلق رہنے کے باوجود دوسرے جسم سے متعلق ہوجائے اور اس کے تصرفات جسمِ اصلی اور دوسرے جسم دونوں میں بیک وقت نافذ ہوتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا احمد بن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فتكون الروح الوحدة كروح جبريل مثلاً في وقت واحد مدبرة لشج الاصلي ولهذا الشج المثالي.

(فتاویٰ حدیثیہ ۶ ہے مطبوع مصر)

یعنے ایک روح جیسے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح بیک وقت اپنے اصلی جسم اور مثالی جسم دونوں میں تصرف کرے گی۔

سوال: یہاں پر ایک سوال مشہور ہے جسے تقریباً تمثل جبریل علیہ السلام کے ذکر کے بعد عموماً پیدا ہوتا ہے جسے امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے الحاوی للفتاویٰ میں اور امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتاویٰ حدیثیہ میں اور بخاری و دیگر کتب سیر و احادیث کتب شراح نے لکھا ہے وہ یہ ہے:

کہ کسی امام نے اپنے اکابر میں سے جبریل علیہ السلام کے متعلق پوچھا کہ ان کا اپنا جسم اصلی جسد کہاں ہوتا ہے کہ جبکہ وہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے سامنے

Marfat.com

حاضر ہوتا تو دحیہ کلبی کی شکل میں، حالانکہ وہ اصلی صورت پر افق اعلیٰ کو بھر دیتے ہیں تو اس کے جواب میں یوں فرمایا۔

جواب: بانہ یجوزان یقال کان یند مج بعضہ فی بعض الی ان یصغر حجمہ فیصیر بقدر صورۃ دحیۃ ثم یعود ینسط الی ان یصیر کھئیۃ الاولیٰ۔

یعنی اس کا جواب یوں ہو کہ جبریل کی صورت کے بعض اجزاء بعض میں مدغم ہو جائیں (یعنی سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا یہاں تک کہ صرف دحیہ کلبی کی صورت کی مقدار رہ جائے۔ پھر اس سے اصلی حالت پر لوٹنا شروع ہو جائے یہاں تک کہ وہ پہلی حالت عود کرے۔

لیکن ان اشکال کا بہترین جواب وہ ہے جو صوفیائے کرام نے ارشاد فرمایا:

وھو ان یکون جسمہ الاول بحالہٖ لم یتغیر قد اقام اللہ لہ شجاً اٰخر وروحہ تصرف فیھا جمیعاً فی وقت واحد وکذالک الانبیاء واقول وکذالک الاولیاء

یعنی جسم اول اپنے حال پر رہے۔ اس میں کسی قسم کا تغیر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے قائم مقام دوسرا جسم بنا دے اور پھر روح میں بیک وقت تصرف کرے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے متعلق ہے۔

ف: پھر اس طرح اولیاء کرام کیلئے سمجھیئے۔

دلیل دیگر: امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا عبارت نقل

Marfat.com

کر کے ولی اللہ کے متعدد مقامات پر موجود ہونے پر دلیل قائم فرماتے ہیں کہ

ولا بعد فی ذالک انه اذا جاز احیاء الموتیٰ لهم وقلب العصا ثعبانا وان یقدر هم الله تعالیٰ علیٰ خلاف المعتاد فی قطع المسافة البعیدة کما بین السماء والارض فی لحظة واحدة الیٰ غیر ذالک من الخوارق فلا یمتنع ان یخصهم بالتصرف فی بدنین واکثر من ذالک.

(الحاوی للفتاوی ۳۳۷ ج۱)

یعنی یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے کیونکہ جب جائز ہے کہ انبیاء واولیاء مردے کو زندہ کرتے اور اعصاء کو سانپ بنا سکتے ہیں تو انہیں قدرت حاصل ہے کہ ایک لحظہ میں آسمان وزمین میں بطور خرق عادت مسافت طے کر لیں۔ پھر کون سا امر مانع ہے کہ یہ حضرات دو بدنوں میں یا اس سے زائد میں تصرف نہ کریں۔

یہ لکھ کر تحریر فرماتے ہیں۔

وعلیٰ هذا اصل تخریج مسائل کثیره وتنحل به اشکالات غیر یسیرة

یعنی اس قاعدہ سے بہت سے مسائل استخراج کئے جا سکتے ہیں اور بہت سے اشکالات حل ہو سکتے ہیں۔

اویسی کهتا هے: منجملہ ان کے مسئلہ ''حاضر وناظر'' اولیاء کرام وانبیاء

Marfat.com

عظام کا دور سے دیکھنا اور ان کا غائبانہ مدد کرنا اور پھر ہمارا ان کو دور سے پکارنا اور ان کو وسیلہ بنانا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن وہابیہ دیوبندیہ، انبیاء و اولیاء دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے صرف انکار ہی نہیں بلکہ شرک کا فتویٰ دیتے ہیں۔

دلیل نمبر۳: مذکورہ بالا تقریر سیدنا عزرائیل اور نکیرین کے لئے سمجھیئے اور ان کے متعلق مستقل دلائل ''حاضر و ناظر'' کتاب میں لکھ دیئے ہیں۔ وہاں ملاحظہ ہوں۔

استدلال نمبر۲: جب کہ سیدنا یوسف علیٰ نبینا علیہ السلام زلیخا کے محل میں تھے، تو زلیخا نے ان سے بُرے ارادے کا اظہار کیا۔ آپ اس کے بُرے ارادہ کے بعد اردہ فرمالیتے'' لو لا آرا برهان ربه '' (اگر اللہ کے برہان نہ دیکھتے) اس آیت سے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے سیدنا یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا تشریف لانا ثابت کیا ہے امام سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

ومن ذالک ما اخرجه ابن جرير و ابن ابی حاتم وابن المنذر فی تفاسیر هم والحاکم فی المستدرک وصححه.

یعنی من جملہ ان کے ایک یہ ہے جو ابن جریر اور ابن المنذر اپنی تفاسیر میں روایت کرتے ہیں اور حاکم مستدرک میں نقل کر کے اس کی تصیح فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

۲)......عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ لولا ان رائی برھان ربہ۔ قال مثل لہ یعقوب۔

حضرت ابن عباس سے باری تعالیٰ کے قول لولا ان رائی برھان ربہ کی تفسیر سے منقول ہے کہ اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت مثالی حضرت یوسف علیہ السلام کو دکھائی گئی۔

۳)......اسی طرح ابن جریر، سعید بن جبیر، حمید بن عبدالرحمٰن، مجاہد، قاسم بن ابی نیّرہ عکرمہ، محمد بن سیرین، قتادہ، ابوصالح، شمر بن عقیلہ، ضحاک اور حسن سے روایت کرتے ہیں کہ:

انفرج سقف البیت فرائی یعقوب۔

گھر کی چھت پھٹ گئی جس سے انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھ لیا۔

ایک لفظ میں ان سے یہ ہے:

رآئی تمثال یعقوب یعقوب علیہ السلام کی صورت مثالی دیکھی گئی

۴)......اس بیان کے لکھنے کے بعد امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

فھٰذا القول من ھٰئو لا ء السلف دلیل علی اثبات المثال اوطی المسافۃ وھو شاھد عظیم لمسئالتناحیث رآی یوسف علیہ السلام وھو بمصر اباہ وکان اِذْ ذالک بارض الشام

ان سلف صالحین کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ صورت مثالی یاطی المسافۃ

Marfat.com

کے ذریعے اس مسئلہ کا اثبات ہے۔ ہمارے مسئلہ کے لئے یہ شاہد عظیم ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب کہ آپ مصر میں تھے اپنے باپ کو دیکھا وہ اس وقت ارضِ شام میں تھے۔

دلائل مذکورہ لکھ کر نتیجہ کے طور پر فرماتے ہیں۔

ففيه اثبات رواية يعقوب عليه السلام بمكانين متباعدين في وقت واحد بناء علىٰ احدے القاعدتين الاليتين ذكرنا هما والله اعلم

یعنی اس سے ثابت ہوا کہ یعقوب علیہ السلام کو دو مختلف زمانوں میں بیک وقت دیکھا گیا۔ اس کی بنیاد ہماری ان دونوں عبارتوں پر ہے جن کو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم.

مزید برآں اس پر لکھنے کی ضرورت نہیں۔ باقی رہا یہ کہ سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ کو حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ کے متعلق علم تھا یا نہ، یہ وہم کسی جاہل کو ہو تو بعید نہیں ورنہ اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ مختلف صورتوں میں صورت اصلیہ کا جلوہ ہوتا ہے۔ اور صورت اصلیہ کے جملہ افعال صور مثالیہ میں مرتسم ہوتے ہیں یہاں تک کہ صورتِ اصلیہ کی حرکت یہ بعینہٖ صورت مثالیہ میں حرکت ہوتی ہے۔ چنانچہ امام شعرانی قدس سرہ اپنے مرشد سے چند سوالات کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

فقلت له فهل تتحد افعال هذه الاجساد التى تطور الولى فيها حتى انه اذا حرك يده تتحرك يد من تلك الصور كلها فقال رضى الله تعالىٰ عنه نعم فما يقع من

Marfat.com

يد عين مايقع من بقية اليدى. (الجواھر والدرر نمبر ۱۶۵)

یعنی میں نے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ ولی کے ان مثالی اجسام کے افعال متحد بھی ہوتے ہیں کہ جب اصلی ہاتھ کو حرکت دے تو وہ مثالی ہاتھ بھی متحرک ہو جائیں۔ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں متحد بھی ہوتے ہیں کہ جو فعل اصلی ہاتھ سے صادر ہو وہی مثالی ہاتھوں میں بھی صادر ہو۔

یہی تو وجہ ہے کہ صور مثالیہ کے اعمال پر اصلی صورت کی وجہ سے جزا و سزا مرتب ہوتی ہے۔ چنانچہ امام شعرانی کتاب مذکور میں فرماتے ہیں۔

وقد سئالت شيخنا رضى الله تعالىٰ عنه هل يواخذ الولى بكل فعل صدره من هذه الاجسام التى تطور فيها علے السواء ام لايواخذ الاعلے الجسم الاصلى دون الزائد فقال رضى الله تعالىٰ عنه يوا خذو ثياب بكل فعل صدر من جميع تلك الصور ولوبلغت الف صورة له اجرها رعاية وزرها.

یعنی میں نے اپنے مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ولی کے ان مثالی اجسام سے جو افعال قابل گرفت صادر ہوں تو کیا ان پر مواخذہ صرف جسم اصلی کے افعال پر ہوتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا کہ ان مثالی اجسام کے افعال پر بھی مواخذہ ہوگا اگرچہ وہ اجسام مثالی ہزار بھی کیوں نہ ہوں اور ثواب بھی ملتا ہے۔

اس کے بعد امام شعرانی قدس سرہ نے اس دلیل پر عرض کیا۔ چنانچہ

Marfat.com

فرماتے ہیں:

فقلت له فكيف تدبر الروح الواحدة هذه الاجسام الكثيرة وكيف يواخذ عليها كلها فقال رضى الله تعالىٰ عنه كما تدبر الروح الواحدة سائر اعضاء البدن كذلك تدبر الروح هذه الاجساد وكما تواخذ النفس بافعال الجوارح علىٰ مايقع منها يسئال عنه ذلك الروح الواحد.

یعنی پھر میں نے سوال کیا کہ ایک روح ان کثیر اجسام کی تدبیر کیوں کر کرتی ہے اور ان تمام اجسام کے افعال پر مواخذہ کیسے ہوگا۔ فرمایا جس طرح ایک روح ایک جسم کے تمام اعضاء کی تدبیر کرتی ہے اسی طرح ان تمام اجسام کی کریگی اور جس طرح افعال جن کی تدبیر ایک روح کرتی ہے ان سے جو کچھ صادر ہوگا جواب اسی روح پر ہوگا۔

اس تفصیل سے مقصود یہ ہے کہ حضرت یعقوب کو حضرت یوسف علی نبینا وعلیہما السلام کا علم یقیناً تھا۔ تفصیل کیلئے فقیر کا رسالہ دفع التعسف عن علم ابی یوسف دیکھئے۔

ابدال کی تفصیل

اسی قبیل سے ابدال (اولیاء) کے متعلق اسلامی عقیدہ ہے جو ہر مسلمان من حیث الاسلام اس عقیدہ اسلامی کا پابند ہے اور ان کے وجود کا منکر گمراہ

Marfat.com

ہے کیونکہ ان کے وجود پر احادیثِ صحیحہ شاہد ہیں۔ صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہوں۔

عن شیریح بن عبید قال ذکر اہل الشام عند علی وقیل العنهم یا امیر المومنین قال لَاَنی سمعت رسول الله ﷺ یقول الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلاً کلمات رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب۔ (رواہ احمد مشکوۃ نمبر۵۸۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اہل شام کا ذکر ہوا تو عرض کی گئی آپ اہل شام پر لعنت بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں کیسے لعنت بھیجوں جب کہ میں نے حضور علیہ السلام سے یہ کہتے سنا، فرمایا کہ شام کے ملک میں ابدال ہوتے ہیں اور وہ چالیس ہیں۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوسرا مقرر کرتا ہے۔ ان کے صدقے اللہ تعالیٰ بارش بھیجتا ہے اور دشمنوں پر فتح دیتا ہے اور ان کے طفیل اہل شام سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

سیدنا علامہ ابن العابدین صاحب فتاویٰ قدس سرہ فرماتے ہیں:

قد طعن ابن جوزی فی احادیث الابدال و حکم بوضعها وتعقبه السیوطی بان خبر الدال صحیح وان شئت قلت متواتر واطال ثم قال مثل هذا بالغ حد التواتر المعنوی

Marfat.com

بحیث لقطع بصحة وجود الابدال ضرورة.

(اجابۃ الغوث صفحہ ۲۷)

ترجمہ: ابن جوزی نے حسب عادت ابدال کی احادیث کو موضوع کہہ دیا ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا کہ ابدال کی احادیث صحیح ہیں بلکہ انہیں متواتر کہا جاسکتا ہے اس کے بعد طویل بحث فرمائی ہے اور ان کو متواتر المعنے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یہاں تک کہ ابدال کا وجود قطعی طور پر ثابت ہوا۔

اسکے علاوہ مزید احادیث ودلائل ومسائل واحکام وحکایات فقیر کی کتاب احکم المقال علی وجود الابدال کا مطالعہ کیجئے۔

(ف): ابدال کو اس لئے بھی ابدال کہا جاتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر موجود ہوتے ہیں اس پر علمائے امت کے شواہد اور تصریحات کتاب مذکور میں دیکھئے۔ سردست تین حوالے حاضر ہیں۔

ا)...... خاتم المحدثین شیخ الاسلام سیدنا شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی فرماتے ہیں:

وقيل سميت الابدال ابدالاً لانهم قدير حلون لمكان ويخلفون في مكانهم الاول شبحاً آخر شبيهاً شبحهم الا صلي بدلا عنه. (فتاوٰی حدیثیہ نمبر ۴۶ مطبوعہ مصر)

Marfat.com

یعنی بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ اولیائے ابدال کو ابدال اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ سے جب کہیں جاتے ہیں تو اصلی جسم کے بدلے میں وہاں ایک اور جسم چھوڑ جاتے ہیں جو اصلی جسم کے مشابہ ہوتا ہے۔

۲)...... قال تاج المحدثین سیدنا الامام جلال الدین السیوطی رحمة الله تعالیٰ کتابه الحاوی للفتاویٰ کی عبارت بھی علامہ ابن حجر کی عبارت کے مطابق ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

اسی لئے ابدال کو ابدال کہتے ہیں کہ جب وہ کسی جگہ سے کوچ کر جاتے ہیں تو اپنی جگہ اپنی شبیہ (صورت مثالی) چھوڑ جاتے ہیں جو اس کی قائم مقام رہ کر تصرف کرتی ہے۔

۲)...... حضرت علامہ ابن العابدین صاحب فتاویٰ شامی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

عن العارف ابن العربی قدس سرّهٗ قال واذارحل البدال عن موضع ترک بدله فیه حقیقة روحانیة تجتمع الیها ارواح اهل ذالک الموطن الذی وصل عنه هذا الولی فان ظهر شوق من اناس ذالک الموطن شدید لهذا الشخص تجددت لهم تلک الحقیقه الروحانیة التی

Marfat.com

ترکھا بدنه فکلمتهم و کلموها وهو غائب عنها. (نقلہ الشہاب المبنی اجابۃ الغوث نمبر ۲۶۶ مصری)

ترجمہ: حضرت ابن العربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ولی کامل جب ایک مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو وہاں اپنی روحانیت حقیقیہ کو چھوڑ جاتا ہے۔ جو وہاں پر اسی جگہ کی ارواح کو ان سے ملنے کا شوق کرتے ہیں تو وہ ارواح وہاں جمع ہو جاتی ہیں اور اس ولی کی روح سے ہمکلام ہوتے ہیں اگرچہ ولی اس وقت ان سے غائب ہوتے ہیں۔

سورج کے متعدد مقامات پہ موجود ہونے کے دلائل

سورج کے متعدد مقامات پہ موجود ہونے پر تو کسی نے انکار نہیں کیا اور نہ ہی کوئی انکار کر سکتا ہے جب کہ اس کا ایک جسم آسمان پر ہے اور پھر متعدد مقامات پہ مُردگان کو مختلف اوقات کے باوجود سب کو عند الغروب نظر آتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

۱)......عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ادخل المیة القبر مثلت له الشمس عند غروبها فیجلس یمسح عینه ویقول دخونی اُصَلِّیْ رواه ابن ماجه. (مشکوٰۃ نمبر ۲۶ باب اثبات عذاب القبر)

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو

Marfat.com

میت کیلئے سورج کو غروب کا وقت دکھایا جاتا ہے۔ وہ اپنی آنکھیں ملتا ہوا کہتا ہے مجھے نماز پڑھنے دو۔

﴿ف﴾: دن اور رات کی کوئی گھڑی خالی نہیں جس میں بے شمار اموات کو قبر میں داخل نہ کیا جاتا اور انہیں ان کی ہر گھڑی اور ہر علاقہ میں سورج عندالغروب نظر آتا ہے لیکن وہ اپنے اوقات میں بھی موجود ہوتا ہے۔

۲)......عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذھب ھذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا تذھب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن لھا ویو شک ان تسجد ولا تقبل منھا وتستاذن فلا یئوذن لھا ویقال لھا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا فذلک قولہ تعالیٰ والشمس تجری لمستقرلھا قال مستقرھا العرش. (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف نمبر۴۷۲)

حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ نے سورج کو ڈوبتے ہوئے ملاحظہ فرما کر فرمایا تمہیں پتہ ہے یہ سورج اب کہاں جائیگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ اب عرش کے نیچے جا کر سجدہ کریگا۔

﴿ف﴾: اس سے سورج کے متعدد مقامات پہ بیک وقت موجود ہونے میں

Marfat.com

شک کی گنجائش نہیں اور ایسا ماننا اسلام ہے نہ کہ شرک۔

سوال: اس حدیث سے ہی سورج کے متعدد مقامات پہ بیک وقت موجود ہونے کا استدلال کیا جاتا ہے جو ایک سوالیہ صورت میں صاحب روح المعانی اشکال پیدا کرتے ہوئے جو جواب دیتے ہیں وہی ہمارا مطلوب ہے اشکال کی تقریر یوں ہے کہ ہر شب آفتاب کا طلوع موقوف کر کے زیر عرش قائم ہو کر سجدہ کرنا جیسے اس حدیث سے مفہوم ہوتا ہے ممکن نہیں کہ خلاف مشاہدہ ہے خواہ یوں کہا جائے کہ آسمانوں کو یکے بعد دیگرے طے کر کے زیرِ عرش پہنچ کر سجدہ کرتا ہے یا یوں کہیں کہ اپنی جگہ ٹھہر کر سجدہ کرتا ہے۔ اس لیے کہ امام الحرمین وغیرہ علماء اسلام نے تصریح فرمائی ہے کہ آفتاب کا ایک افق میں غروب دوسرے افق میں طلوع ہوتا ہے اور رات ایک جگہ طویل دوسری جگہ کم ہوتی ہے۔ اور خط استوا کے نزدیک لیل ونہار میں قدرے فرق ہوتا ہے اور مغربی ممالک میں بعض جگہ بعد غروب، شفق غائب ہونے سے پہلے فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ یہ مشاہدات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آفتاب کا طلوع موقوف نہیں ہوتا ایک جگہ غروب ہے تو کسی نہ کسی جگہ ضرور طلوع ہوگا۔ چوبیس گھنٹوں میں ایسا کوئی وقت نہیں جس میں بعد غروب ٹھہر جائے اور کسی جگہ طلوع نہ ہو۔ پس آفتاب کا سجدہ مذکورہ خلاف مشاہدہ ہونے کے باعث قبول نہیں۔

Marfat.com

جواب: اس اشکال کا جو بیان بالا سے ظاہر ہوا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو مثالی جسم اختیار کرنے کی قدرت عطا فرمائی ہے لہذا وہ مثالی جسم سے طلوع وغروب میں رہتا ہے اور اصلی جسم سے زیرعرش قائم ہو کر سجدہ بجالاتا ہے۔

نتیجہ: ان احادیث کے ساتھ علماء محققین کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا متعدد مقامات پر موجود ہونے میں کسی قسم کا اشکال نہیں جب کہ انہیں بھی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور قوت ہے۔ (ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض مواقع وہی ہیں ایک جسم متعدد مقامات پہ موجود ہوتا ہے نہ کہ جسم مثالی کے ساتھ بلکہ اصلی جسم کے ساتھ جیسے کہ اس حدیث سے سورج کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ بیک وقت زیر عرش بھی ہے اور طلوع وغروب کے مقامات پہ بھی اور اس کے اصلی ہونے کی دلیل یہی حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "اتدرون این تذھب ھذاالشمس" اس حدیث میں ھذا اسم اشارہ کا اطلاق محسوس مبصر کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کا خیال دفع ہوگیا جو کہتے ہیں کہ سورج کا طلوع وغروب جسم مثالی کی حالت میں ہوتا ہے اور زیرعرش کا استقرار اصلی جسم سے ہے۔

Marfat.com

تحقیق عالم مثال

اولیائے کرام کا متعدد مقامات پہ موجود ہونا عالم مثال سے ہے اور عالم مثال میں ایک شئے کا متعدد شکلوں میں متعدد مقامات میں موجود ہونا ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے اور اس کے دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ جلال الملت والدین خاتم المحدثین سیدنا امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وقد اثبت الصوفية عالماً متوسطاً بَيْنَ عَالَمُ الاَجْسَادِوَ عَالَمُ الْاَرْوَاحِ سموا عَالَمَ الْمَثَال وقالوا هو الطف من عالم الاجسادِ وَ اكثف مِن عالم الارواح وَبنوا على ذالک تجَسّدِ الارواح وظهورهافي صور مختلفه من عالم المثال وقد يستانس لذالک بقولهٖ تعالیٰ " فتمثل لها بشراً سَوِيّاً"

یعنی صوفیائے کرام کے نزدیک ایک عالم مثال ہے جو عالم اجساد و عالم ارواح کے درمیان برزخی حالت رکھتا ہے جو عالم اجساد سے زیادہ لطیف ہے اسے عالم مثال سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی عالم مثال کے قواعد سے ہے کہ ارواح مختلف شکلیں اختیار کر کے مختلف مقامات پر یہ موجود ہوں اس کی ایک دلیل فتمثل لها بشراً سوياً ہے۔

وکذالک قال شیخ الاسلام سیدنا الامام شهاب الدین احمد بن حجر الهيتمی المکی قدس سره. (فی الفتاویٰ حدیثیہ نمبر ۴۶)

Marfat.com

گھر کی گواہی:

دیوبندی مشن کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کو بھی اس کا اقرار ہے چنانچہ اپنی وعظ کی کتاب "دعوات عبدیت جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۷" میں لکھتا ہے:

اور جسم مثالی کی حقیقت یہ ہے کہ سوائے اس عالم ظاہر کے ایک اور عالم ہے کہ صوفیاء کو اس کا انکشاف ہوا ہے اور نیز اشارات کتاب وسنت سے بھی اس کا وجود معلوم ہوتا ہے اس عالم میں تمام اشیاء اور تمام اعمال وافعال کی صورتیں ہیں۔ خواب میں جو کچھ آدمی دیکھتا ہے۔ وہ بھی اسی عالم کی صورتیں دیکھتا ہے، مثلاً خواب میں دیکھتا ہے کہ میں کلکتہ گیا ہوں اور وہاں کوٹھیاں، بنگلے اور بازاروں کی سیر کررہا ہوں تو یہ سب صورتیں چونکہ عالم مثال میں موجود ہیں اس لئے وہ خواب میں نظر آتی ہیں۔

عالم مثال کی حکایات:

عالم مثال کے متعلق مزید عجائبات ملاحظہ ہوں:

۱)...... شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتوحات مکیہ شریف میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ مِأتَہَ اَلْفَ آدَمَ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا فرمائے اور عالم امثال کے بعض مشاہدات سے ایک حکایت لائے کہ ایک وقت کعبہ شریف کا طواف کرتے وقت مجھے یوں معلوم ہوا کہ میرے ہمراہ ایک جماعت طواف کررہی ہے اور میں ان کو نہیں پہچانتا اور طواف کے دوران یہ لوگ عربی کے دو بیت پڑھتے تھے جن میں سے ایک یہ ہے:

Marfat.com

لقد طفنا کما طفتم سنیناً بھذا البیت طرا اجمعینا

جس طرح تم نے طواف کیا ہم سب نے مل کر کئی برس اس بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب میں نے یہ بیت سنا تو میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ عالم مثال کے ابدال ہیں تو فوراً ان میں سے ایک نے میری طرف نگاہ کی اور فرمایا کہ تمہارے بزرگوں سے ہوں میں نے پوچھا آپ کو فوت ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے فوت ہوئے چالیس ہزار سال سے زائد عرصہ گذرا ہے۔ میں نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک حضرت آدم علیہ السلام کو سات ہزار سال پورے نہیں ہوئے۔ تو انہوں نے فرمایا تم کس آدم کی بات کرتا ہے ہاں یہی آدم ہے جو اس سات ہزار سال کے دورِ آغاز میں پیدا ہوئے۔

(ف)۔ حضرت شیخ الاکبر قدس سرہ نے فرمایا اس وقت وہ حدیث شریف مذکورہ میرے دل میں گذری کہ اس بات کی تائید کرتی ہے۔

(مکتوبات شریف دفتر دوم حصہ ساتواں مکتوب ۵۸ نمبر ۴۲)

۲)...... ایک معتبر کتاب کا حوالہ نظر سے گذرا کہ ایک شخص نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا یا امیر المومنین آدم علیہ السلام سے تین ہزار برس پہلے کون تھا آپ نے فرمایا کہ آدم تھا جب تین مرتبہ یہ بات ہوئی تو سائل نے آپ کے سامنے سر جھکایا اور خاموش ہو گیا۔

تب جناب ولایت پناہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اگر تیں ہزار مرتبہ پوچھتا رہتا کہ حضرت آدم سے پہلے کون تھا تو میں کہتا رہتا کہ آدم۔ (تاریخ فرشتہ ج ۵۱)

۳)...... صاحب تاریخ خواجگی نے لکھا ہے کہ:

Marfat.com

ایک شخص نے امام برحق حضرت جعفر صادق سے آدم علیہ السلام کی پیدائش کے حالات پوچھے تو سائل کے جواب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کس آدم کے حالات پوچھتے ہو؟ اس آدم کے جو ہمارا جد امجد ہے یا کسی اور کے تو سائل نے حیران ہو کر عرض کیا کہ اے امام عالی مقام کیا آدم صفی اللہ کے علاوہ اور بھی آدم ہیں آنجناب نے فرمایا کہ صفی اللہ ایک سو ایک واں آدم ہیں اور ان سے پہلے ایک سو آدم گزرے ہیں۔ (بوادر النوادر جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۵)

۴)......تاریخ طبری[1] میں ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں زمین و آسمان کی مدت پیدائش کے متعلق سوال کیا تو آپ کو حکم ہوا کہ فلاں جنگل میں ایک کنویں پر جا کر ایک کنکری اس میں ڈالو تو حقیقت حال آپ پر واضح ہو جائے گی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام وہاں گئے اور کنکری ڈالی تو اس کنویں سے آواز آئی کہ کنویں پر کون صاحب ہیں تو آپ نے فرمایا میں موسیٰ بن عمران بن یطہر تا آنکہ اپنا سلسلہ نسب حضرت آدم صفی اللہ تک گنا۔ پھر دوبارہ آواز آئی کہ ہر زمانہ میں اسی نام و نسب کا شخص اس کنویں پر آیا اور ایک کنکری ڈالی حتیٰ کہ کنواں آدھا پُر ہو گیا۔

(بوادر النوادر ج انمبر ۱۵۵)

☆......☆......☆

(ا)۔اس کے مصنف امام محمد بن جزیر طبری ہیں جو صاحب تفسیر طبری ہیں جو تیسری صدی کے مجدد ہیں۔
(فتاویٰ عبدالحیٰ صفحہ ۲۵۱)

Marfat.com

استدلال از اقوال ائمہ کرام

۱)......سیدنا جلال الدین رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وفی الممکن ان یخص اللّٰہ تعالیٰ بعض عبادۃ فی حال الحیٰوۃ بخاصیۃ لنفسہ الملکیۃ القدسیۃ وقوۃ لھا یقدربھا علی التصرف فی بدن آخر غیر بدنھا المعھود مع استمرار تعرفھا فی الاول :

ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی خاص بندے کو بوجہ اس کے نفس ملکیہ قدسیہ اور خداداد قدرت کی قوّت کے ذریعے اپنے بدن حقیقی میں دائمی تصرف کے علاوہ دوسرے بدن میں متصرف وقادر ہو۔

۲)......وکذالک قال العلامہ ابن حجر ھیتمی مکی قدس سرہ فی. (الفتاویٰ حدیثیہ نمبر۴۶)۔

۳)......امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنے مکتوبات کے صفحہ نمبر ۵۷ میں فرماتے ہیں۔

ہرگاہ جنانرا بہ تقدیر اللہ سبحانہ، ایں قدرت بود کہ متشکل باشکال گشتہ باعمال غریبہ بوقوع آرند۔ ارواح اکمل راا گرایں قدرت عطا فرمایند چہ محل تعجب است وچہ احتیاج بہ بدن دیگر ازیں قبیل است۔ آنچہ بعضے اولیاء اللہ نقل می

Marfat.com

کنند کہ در ساعت در امکنہ متعددہ حاضر می گروند وافعال متبانیہ بوقوع می آرند۔ این جانیز لطائف اشکال متجد باجساد مختلفہ ومتشکل متبانیہ می گروندوہم چناں عزیز یکہ مثلاً درہندوستان توطن داردوازاں دیار نہ برآمدہ است۔ جمعے از حضرت من مکہ می آیندومی گویند کہ آنعزیزرادررحرم کعبہ دیدہ ایم وچناں وچنیں درمیان مادہ آعنعزیز گذشت وجمعے دیگر نقل می کنند کہ ماؤورا دررودم دیدہ ایم وجمعے در بغداد دیدہ انداایں ہمہ تشکل آنعزیز است باشکال مختلفہ وایں شکل گاہ درعالم شہادت بودوگاہ درعالم مثال۔ چنانچہ دریک شب ہزارکس آنسرور علیہ الصلوۃ بصور مختلفہ درخواب می بینند واستفادہ ہامی نمایندایں ہمہ تشکل صاف ولطائف اوست علیہ وعلیٰ آلہ والصلوۃ والسلام بصور تہائے مثالی دہم چنیں مریدان ازصور مثالی پیران استفادہ ہائے نمایندوحل مشکلات می فرمایند۔

ترجمہ: جب جنات کو یہ طاقت حاصل ہے کہ مختلف شکلیں اختیار کر کے عجیب وغریب حالتیں ظاہر کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو یہ امور حاصل ہوں تو محل تعجب کیوں۔ ان کا دوسرے جسم میں تصرف کرنا اسی قبیل سے ہے جو وہ منقول ہے کہ اولیاء اللہ ایک گھڑی میں متعدد مقامات پہ حاضر ہو کر لطائف وظرائف دکھاتے ہیں اور مختلف شکلوں میں ہوتے ہیں وہ اسی تصرف باطنی کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ بعض بزرگوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہندوستان میں رہتے ہوئے اپنے عزیزوں کے ہاں بھی ہیں اور حرم مکہ میں طواف کرتے ہوئے بھی

Marfat.com

دیکھے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگ اسی وقت کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے اس وقت روم میں دیکھا دوسرے کہتے ہیں اس گھڑی ہم نے انہیں بغداد میں دیکھا۔ یہ انہی بزرگ کی واقعی وہی صورت ہے جو انہوں نے مختلف شکلیں اختیار کر کے تصرف کیا اور متعدد مقامات پہ موجود ہوئے۔ یہ شکل کبھی عالم شہادت میں ہوتی ہے اور کبھی عالم مثال میں۔ چنانچہ ایک رات میں ہزاروں سعادت مند حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور فیض حاصل کرتے ہیں یہ اسی صورت مبارکہ کے لطائف سے ہے۔ اسی طرح مریدین اپنے مشائخ کی صورت مثالیہ سے فیض حاصل کرتے ہیں اور حل مشکلات کراتے ہیں۔

۴)...... شیخ المحققین سیدنا شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آوردہ اند کہ شیخ علاؤ الدین قونوی میگوید کہ بعید نیست کہ گفتہ شود کہ ارواح مقدسہ انبیاء بعد از مفارقت بمنزلہ ملائکہ است بلکہ افضل ایشاں ہم چنانکہ ملائکہ متمثل مے شوند در صور مختلفہ کذالک جائز باشد کہ ارواح مقدسہ انبیاء نیز متمثل گردند و ممکن است کہ ایں تصرف مر بعض خواص عبادرا در حالتِ حیاتِ نیز دست دہد و روح واحد در ابدان متعددہ غیر بدن معہود متفرقہ گردد۔ (جذب القلوب)

ترجمہ: اولیاء کرام کا متعدد مقامات پر ہونا بعید نہیں کیونکہ ارواح مقدسہ

Marfat.com

انبیاء بعد وصال بمنزلہ ملائکہ کے ہوتی ہیں بلکہ ان سے بھی افضل۔ جیسے ملائکہ مختلف شکلوں میں آسکتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کرام اور عالم دنیا کی حیات میں بھی بعض حضرات کو اس کا تصرف حاصل ہوتا ہے کہ ایک ہی روح متعدد ابدان میں جو معہود بدن کا غیر ہے تصرف کرے۔

۵)......شیخ المشائخ سیدنا شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے شیخ فریدالدین جونپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ شیخ حسین جونپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ سارے فرائض جس میں نماز بھی ہے کے تارک ہیں باوجودیہ کہ زبردست عالم ہیں تو شیخ موصوف نے فرمایا:

ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ نماز وغیرہ نہیں پڑھتے۔ وہ ایک مرد شہسوار ہیں۔ ہاں ان کا طریقہ قلندریہ ہے۔ عزیز من قلندریہ کا بظاہر فرائض ترک کرنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کو مرتبہ روحی عطا فرمایا ہے اور قدرت دی ہے کہ بہ سبب تجسد ارواح کے ایک حالت میں اور ایک وقت چند جگہ ظاہر ہوں۔ پس اگر کبھی کسی مقام میں ترک فرائض ان سے معلوم ہوں تو انکار نہ کرنا چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ اس وقت میں کسی دوسرے مقام میں دوسرے جسد سے فرائض ادا کر لیتے ہوں یا اس وجہ سے کہ ان کی عقل میں (جس پر کہ مکلّف ہونے کا دارومدار ہے) خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر بعض امور ان سے عقل اور ہوشیاری نظر آتے ہیں مگر چونکہ عقل ان کے اندر اس قدر نہیں کہ جس کی وجہ سے

Marfat.com

مکلّف ہوں۔اس وجہ سے غیر مکلّف ہوتے ہیں۔

(کذافی لطائف قدوسی لطیفہ ۲۹ واقعہ ۵۷ مطبوع)

٦)......حضرت مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الولی اذا تحقق ولا یۃ تمکن من التصور فی روحانیۃ ویعطی من القدرۃ التصویر فی صورعدیدۃ ولیس ذالک بمجال والمتعدد ھو الصورۃ الروحانیۃ وقد الشتھر ذالک عند العارفین باللہ.

(الحاوی للفتاوی نمبر ۳۴۰ ج)

ترجمعہ: ولی کی جب ولایت متحقق ہوجاتی ہے تو اسے اپنی روحانیت کے ذریعہ متعدد صورتوں اور مختلف شکلوں میں متشکل ہونے کی قدرت دی جاتی ہے اور یہ بات محال بھی نہیں کیونکہ متعدد ہونے والی صورت روحانی ہوتی ہے اور یہ مسئلہ عارفین باللہ کے ہاں مشہور ومعروف ہے۔

٧)......حضرت علامہ موصوف رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت الشیخ السبکی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الکرامات انواع الثانی والعشرون التطور باطوار مختلفہ وھذا الذی تسمیہ الصوفیۃ بعالم المثال وبنوا

Marfat.com

علیہ تجسد الارواح وظھور ھا فی صرر مختلفہ من عالم المثال (الحاوی للفتاوئ نمبر ۲۴۲ ج ۱)

ترجمہ: ابن السبکی طبقات کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ کرامات کئی قسمیں ہیں یہاں تک کہ اس کی بائیسویں قسم یہ ہے کہ ولی اللہ مختلف اطوار میں بدلتا رہتا ہے۔ اسی کو صوفیاء کرام عالم مثال کہتے ہیں۔ اس پر ان کے قاعدہ کی بنا ہے کہ عالم ارواح مختلف اجسام میں آکر عالم مثال میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کلیہ کی دلیل باری تعالیٰ کا قول فتمثل لھا بشراً سویاً ہے۔

(ف): اسی میں قضیب البان کا قصہ ہے۔ جسے فقیر نے قضیب البان کے بیان میں لکھا ہے آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ف): یہاں پر ابن السبکی نے قضیب البان کا واقعہ بھی لکھا ان کے علاوہ اور قصے بھی بیان فرمائے جو آگے چل کر کچھ بیان کئے جائیں گے، انشاء اللہ العزیز۔

۹)...... سیدنا ابوالباس سید احمد بدوی الشریف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

الدنیا کلھا خطوۃ عند اولیاء اللہ.

(طبقات کبریٰ للشعرانی نمبر ۱۶۳ مطبوعہ مصر)

یعنی دنیا ساری کی ساری اولیاء اللہ کے نزدیک ایک قدم ہے۔

۱۰)...... امام احمد ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

الطی الاصغر لعامۃ هذا الطائفة ان تطوی لهم الارض من مشرقها الی مغربها فی نفس واحدة.

(کتاب مذکور صفحہ نمبر۱۲، جلد نمبر۲)

یعنی طی اصغر عامہ اولیاء اللہ کو حاصل ہے وہ یہ کہ زمین مشرق سے مغرب تک ایک سانس میں ان کو طے کرادی جاتی ہے۔

۱۱)...... حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی اپنی کتاب مستطاب سبع سنابل شریف میں یہی مسئلہ نہایت احسن طریقہ سے سمجھاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

اگر آئینہ رامقابل آسمان بداری عکس آسمان وعکس آفتاب کہ بر چہارم آسمان است دراں صفا پیدا آید واگر آسمان حائل نباشد جملہ علویات وسفلیات درد متجلی شود درتو در جملہ امکنہ حاضر باشی۔

ترجمہ: یعنی اگر آئینہ کو آسمان کے مقابل رکھو تو آسمان کا عکس اور آفتاب کا عکس (جو چوتھے آسمان پر ہے) دونوں اس میں آجائیں گے اور اگر آسمان حائل نہ ہو تو جملہ علویات وسفلیات کا عکس اس میں آجائے۔ اسی طرح تمہارا آئینہ دل اگر روشن ہوجائے تو جملہ علویات وسفلیات اس میں جلوہ گر ہوجائیں اور تم سب مکانوں میں حاضر ہوجاؤ۔

(ف): یہ کتاب سبع سنابل شریف کا حوالہ ہے جو بشہادت عارف باللہ سیدنا

Marfat.com

شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی قدس سرہ بارگاہ رسالت میں مقبول ہو چکی ہے اور دربار باجملہ خویشاں واغیار سے اسپر مہر تصدیق ثبت کر دی گئی ہے۔

۱۱)...... اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولنا شاہ احمد رضا خانصاب بریلوی قدس سرہ سے عرض کیا گیا کہ کیا اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونیکی قوت رکھتے ہیں؟ آپ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ (ملفوظات شریف، ج ۱)

لطیفہ: بعض دیو بندی جمہور اہلسنت کی تحقیق سے آنکھ چرا کر کبھی کبھی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت ماتہ حاضرہ موید ملت قاہرہ شاہ احمد رضا خانصاحب قدس سرہ پر خوب برستے ہیں جب کہ انہیں کسی عبارت سے محسوس ہو گیا۔ اس طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مذکورہ عبارت پر بعض جاہل یا متجاہل دیو بندی خوب برستے ہیں۔

دیو بندی کا جاہلانہ اعتراض:

چنانچہ پروفیسر کریم بخش مظفر گڑھی نے چہل مسئلہ حضرات بریلویہ (جسے سرفراز گکھڑوی نے بڑی آن بان سے شائع کیا) میں عبارت مذکورۃ لکھ کر فساد کی آگ لگا کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو یوں ہدف ملامت بناتا ہے کہ:

Marfat.com

حضور ﷺ کو خدائی اختیارات دے کر لوگوں (اولیاء اللہ) کو بھی حق تعالیٰ کا شریک مانتا ہے۔ چنانچہ اس جواب (یعنی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عبارت کے جواب) سے صاف ظاہر ہے کہ ایک ولی ہزاروں جگہ حاضر ہو جاتا ہے۔ (چہل مسئلہ نمبر ۱۱)

بھلا بتائیے اس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا کیا قصور ہے جب کہ اس طرح تمام علمائے امت اور صلحائے ملت، اعلیٰ حضرت سے پہلے اس سے بھی کچھ زائد لکھ گئے ہیں۔ لیکن ایسے دیوبندیوں کی خیانت پہ حیرانی ہوتی ہے کہ انہوں نے عوام کو بہکانے کے غلط طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ اسی طرح کی کئی خیانتیں اور جھوٹ پروفیسر مذکور نے تحریر کئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس کا بہترین رد بھی لکھا جا چکا جسے فاضل جلیل مولنا ابوالفیض محمد عبدالکریم صاحب ابدالوی چشتی رضوی خانقاہ ڈوگراں نے تحریر فرمایا ہے اس کتاب کا نام ہے ''دیوبندیوں کے جھوٹ اور خیانتیں''۔

أعجوبه: گکھڑوی کے پروفیسر صاحب اور ان جیسے جاہل دیوبندیوں وہابیوں کی توحید بھی عجیب ہے کہ کسی کو ہزاروں جگہ حاضر و ناظر ماننا خدا تعالیٰ کا شریک بنا دینا ہے۔ اب اس عقیدہ غلیظہ کو سامنے رکھ کر فقیر کے دلائل اور پھر ان کے اکابر کے حوالہ جات پر غور کیجئے۔ اس کے بعد ایسے جاہلوں کی غلط روی پر خوب ہنسئے۔

۱۲)...... سیدنا ابوالمواہب امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

ومنها شهود الجسم الواحد في مكانين في آن واحد

Marfat.com

کمارای محمد ﷺ نفسہ فی اشخاص بنی آدم السعداء حین اجتمع بہ فی السماء الاولیٰ کما......الخ.

(الیواقیت نمبر ۳۶ ج ۲)

ترجمہ: ان میں سے بعض یہ بھی ہے کہ ایک جسم کا آن واحد میں دو مکانوں میں موجود ہونا جیسے حضور علیہ السلام نے اپنے آپ کو بنی آدم کے سعادت مندوں میں دیکھا جب کہ وہ آپ کو اول آسمان میں بھی ملے۔

اور جب انسانی روحیں مقدس ہو جاتی ہیں تو کبھی اپنے بدنوں سے الگ ہو کر ان ہی بدنوں کی صورتوں یا دوسری شکلوں میں ظاہر ہو کر جبریل علیہ السلام کی طرح جیسا کہ دحیہ کلبی یا بعض اعراب کی صورت میں ظاہر ہوتے تھے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تشریف لے جاتے ہیں اور ان کا اپنے بدنوں کے ساتھ ایک قسم کا تعلق باقی رہتا ہے اور وہ تعلق ایسا ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے بدنوں سے ان روحوں کے کام صادر ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض اولیاء قدست اسرار ھم کے متعلق منقول ہے کہ وہ ایک وقت میں متعدد مقامات پر دیکھے جاتے ہیں اور یہ بات صرف اس وجہ سے ہے کہ ان کی روحیں قوت تجرد اور انتہائے تقدس میں اعلیٰ مرتبہ حاصل کر لیتی ہیں۔ اس وجہ سے وہ روحیں متمثل ہو کر کسی جگہ وارد ہوتی ہیں حالانکہ ان کا اصلی بدن دوسرے مقام پر ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱۴)......یہی علامہ موصوف اسی روح المعانی میں اسی مقام پر تھوڑا سا کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں۔

وھذا امر مقرر عند السادات الصوفیة مشھور فیما بینھم وھو غیر طی المسافة وانکار من ینکر کلامنھا علیھم مکابرة لا تصدار الا عن جاھل او معاند وقد عجب العلامة التفتاذانی من بعض فقھا اھل السنة کابن مقاتل حیث حکم بالکفر علی معتقد ما روی عن ابراھیم بن ادھم قدس سرہ انھم راوہ بالبصرة یوم الترویة روئے ذالک الیوم بمکة منباہ زعم ان ذالک من جنس المعجزات اکبار وھو مما لایثبت کرامة لولی وانت تعلم ان المعتمد عندنا۔

اس کی تفصیلی گفتگو بحث معراج میں بیان ہو چکی ہے۔

۱۲)......یہی امام ممدوح الصدر اسی کتاب مذکور میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

ثم ان المعترض ینکر علی الاولیاء مثل ھذا فی تطوراتھم وقد کان قضیب البان یتطور فیما شاء من الصور فی اماکن متعددة وکل صورة خوطب فیھا اجاب ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر:

وہ منکر جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ متعدد مقامات

Marfat.com

پہ بیک وقت کیسے پہنچ سکتے ہیں حالانکہ حضرت قضیب البان رحم اللہ تعالیٰ مختلف صورتوں میں مختلف مقامات پہ جہاں چاہتے تشریف لے جاتے اور صورت وشکل میں جواب عنایت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کو تمام قدرتیں حاصل ہیں۔

۱۴)......حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

والانفس الناطقة الانسانية اذا كانت قدسية قد تنسلخ من الابدان وتذهب متمثلة ظاهرة بطور ابدانها اوبصوراخرىٰ كمايتمثل جبرئيل عليه السلام ويظهر بصورة دخيه اوبصورة بعض الاعراب كما جاء فى صحيح الاخبار حيث يشاء الله عزوجل مع بقاء نوع تعلق لها بالابدان الاصلية يأتى مع صدورا لافعال منها كما يحكى عن بعض الاولياء قدست اسرارهم انهم يرون فى وقت واحد فى عدة مواضع وغاية تقد سها فيتمثل وتظهر فى موضع وبد نها الاصلى فى موضع آخره تقل ولد ها شرقى نجدللعا مرية دارجواز ثبوت الكرامة للولى مطلقا الافيما يثبت بالدليل عدم امكانه كا لاينان بسورة من احدى سورة القرآن وقد اثبت غير واحد تمثل النفس وتطور هالنبينا ﷺ بعد الوفاة وادعى

Marfat.com

انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قد یری فی عدۃ مواضع فی وقت واحدۃ مع کونہ فی قبرہ الشریف یصلی وقد تقدم الکلام مستوفیً فی ذالک

(روح المعانی نمبر ۱۳ ج ۲)

ترجمہ: اور یہ امر سادات صوفیہ کے نزدیک ثابت شدہ اور ان کے درمیان مشہور ہے اور وہ طے مسافت کے علاوہ ہے اور جو شخص ان دونوں کمالات (طے مسافت اور بیک وقت متعدد مقامات میں موجود ہونے) کا منکر ہے۔ اس کا انکار مکابرہ ہے جو سوائے جاہل یا معاند کے کسی سے صادر نہیں ہو سکتا اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے ابنِ مقاتل جیسے بعض فقہاء اہل سنت پر سخت تعجب کا اظہار کیا ہے۔ اس حیثیت سے کہ انہوں نے ایسے شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا جو ابراہیم بن ادھم قدس سرہ کے متعلق اس روایت کا معتقد ہے کہ لوگوں نے انہیں ذوالحج کی آٹھویں تاریخ کو بصرہ میں دیکھا اور وہ اسی دن مکہ میں بھی دیکھے گئے اور ان کے حکمِ کفر کا مدار اس امر پر ہے کہ انہوں نے یہ گمان کر لیا کہ ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا انبیاء علیہم السلام کے بڑے معجزات میں سے ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جو ولی کے لئے بطور کرامات ثابت نہیں ہو سکتے حالانکہ تو جانتا ہے کہ ہم اہل

Marfat.com

سنت کے نزدیک معتبر مسلک یہ ہے کہ نبی کا معجزہ ولی کے لئے بطور کرامت ثابت ہوسکتا ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا سوائے اس معجزہ کے جس کا صدور ولی کے حق میں ناممکن ہونا دلیل شرعی سے ثابت ہوجائے۔ جس طرح قرآن مجید کی سورتوں میں سے کسی کی مثل لے آنا۔ اس کے سوا باقی تمام معجزات خواہ وہ کیسے ہی عظیم الشان ہوں اولیاء اللہ کے لئے بطور کرامت ان کا صدور وظہور ہوسکتا ہے اور بکثرت علماء محققین نے حضور ﷺ کے لیے وفاتِ شریف کے بعد آپ کی روح مقدس کے متمثل ہوکر ظہور فرمانے کو ثابت کیا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضور ﷺ بسا اوقات ایک ہی وقت میں بہت سی جگہوں میں دیکھے جاتے ہیں حالانکہ حضور ﷺ اپنی قبر شریف میں نماز پڑھ رہے ہیں اور اس مسئلہ میں اس سے پہلے نہایت تفصیلی کلام گذر چکی ہے۔

۱۵)...... علامہ موصوف چند سطریں آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں کہ:

ولیس ذالک مما ادی الحکیمون استحالة من شغل النفس الواحدة اکثر من بدن واحد بل هو امر" وراءه کما لایخفی من نور الله تعالیٰ بصیرة

ساتھ ہی یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ یہ بیک وقت متعدد مقامات میں ان مقدس حضرات کا موجود ہونا اس قبیل سے نہیں ہے جس کے محال ہونے کا فلسفیوں نے یہ دعویٰ

Marfat.com

کیا ہے کہ ایک روح کا شغل ایک بدن سے زائد بدنوں کے ساتھ ناممکن ہے ان حضرات کا یہ کمال فلاسفہ کی محال قرار دی ہوئی صورت کے علاوہ اور اس سے بہت بلند ہے جیسے کہ یہ حقیقت ان لوگوں پر ظاہر ہے جن کی بصیرت کو اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہے۔

اکابر دیوبند کے اقوال سے استدلال

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو دیوبندیوں کے تمام اکابر و اصاغر کے مسلّم مقتداء ہیں فیصلہ ہفت مسئلہ نمبر ۷ پر لکھتے ہیں:

''رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے۔ آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے سامنے یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہیں۔''

۲)...... دیوبندیوں کا حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نوادر النوادر صفحہ نمبر ۳۹۸ میں شیخ حسین جونپوری کا ایک واقعہ نقل کر کے لکھتا ہے کہ:

''حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو مرتبہ روحی عطا فرمایا ہے اور قدرت دی ہے کہ بسبب تجرد ارواح کے ایک حالت میں اور ایک مقام میں چند جگہ ظاہر ہوں''۔

۳)...... تھانوی مذکور ''نشر الطیب'' کے حاشیہ میں لکھتا ہے کہ:

''بنا بر قواعد تصوف یہ ممکن ہے کہ جسم عنصری ملکوت میں پہنچ کر اور جسم مثالی ناسوت میں رہا ہو۔''

Marfat.com

(ف): تھانوی کا اس عبارت سے منشا یہ ہے کہ حضور ﷺ معراج کی رات زمین پر بھی رہے اور عالم ملکوت پر بھی تشریف لے گئے دونوں جگہ حاضر رہے ایک جگہ جسم عنصری سے اور دوسری جگہ جسم مثالی سے۔

یہی بات تو ہم کہتے ہیں لیکن خدا بیڑا غرق کرے تعصب کا وہ حق و باطل کی تمیز نہیں کرنے دیتا۔ وہی بات ہم کہیں تو شرک اگر وہ کہیں تو عین اسلام۔

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

☆......☆......☆

Marfat.com

عقلی دلیل

اولیاء کرام اور انبیاء عظام علیٰ نبینا و علیہم السلام بہت اونچے مراتب کے مالک ہیں لیکن جنات تو ایک معمولی مخلوق ہے جن کے وجود کا اسلام کا عاشق انکار نہیں کرسکتا ہے اور نہ صرف ان کے وجود کا اقرار ہے بلکہ ہمارے مخالفین کو یہ بھی اعتراف ہے کہ وہ بیک وقت متعدد[1] مقامات میں موجود ہوتے ہیں۔

جب جنات کے لئے نہ صرف ممکن بلکہ ایک حقیقت ہے تو پھر انبیاء عظام اور اولیاء کرام کے لئے کیوں ضد ہے۔

سیدنا امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

و اذاجاء فی الجن ان یتشکلوا فی صور مختلفه فالانبیاء والاولیاء اولی بذالک

یعنی جب جنات مختلف شکلوں میں متشکل ہونے کی قدرت رکھتے ہیں تو پھر انبیاء و اولیاء اس قدرت کے زیادہ لائق ہیں۔

اور یہ مسلّمات میں سے ہے کہ جنات کی یہ طاقت سادات اولیاء کرام

---

(۱)۔ متعدد کیا اربوں سنکھوں مقامات میں۔ دیکھئے قرآن پاک گواہ ہے کہ شیطان لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور اس کے حملوں سے اللہ کے مخلص بندے ہی بفضلہٖ تعالیٰ بچے رہتے ہیں اور دوسرے بیچارے اس دیو راہ مارے بچنے کیلئے خواہ کتنے بند باندھیں مگر وہ دیو بند نہیں ہوتا اس لئے ضروری ہوا کہ کسی اللہ والے سے اس دیو کیلئے بند بندھوایا جائے اور ان کو ہی ولی کہا جاتا ہے۔ مگر یہاں معاملہ برعکس ہے کہ اولیاء اللہ کی ہی تنقیص ہوتی ہے تو دیو کیسے بند ہو۔ اگر صحیح صحیح دیوبندی بننا چاہو تو کسی اللہ کے بندے کے بندے بنو بقول مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ۔

پیش مرد کامل پامال شو

ورنہ تنقیص سے گھاٹا ہی گھاٹا ہے نفع قطعاً نہیں۔

Marfat.com

وانبیاء عظام علیٰ نبینا وعلیہم السلام کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں کیونکہ جنات کی طاقت فطری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے:

اِنَّہ یَرَاکُم ھُوَ وَقَبِیلُہٗ مِن حَیثُ لَا تَرَونَھُم.

بیشک شیطان اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتے ہیں لیکن تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

گویا یہ ان کا کمال نہیں بلکہ فطرت ہے اور انبیاء عظام اور اولیاء کرام کو یہ طاقت بطور معجزہ وکرامت کے حاصل ہوتی ہے کیونکہ یہ طاقت انہیں خصوصی طور پر ایک کمال ومرتبہ پر فائز المرام ہونے کی وجہ سے نصیب ہوئی لہٰذا جنات کے لئے تو عقل مانتی ہے کہ وہ واقعی ایک آن میں متعدد مقامات پر موجود ہوں لیکن انسان کے لئے عقل باور نہیں کرتی ہاں بطور کرامت ومعجزہ ماننا عین اسلام ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ گاہے گاہے تو انبیاء واولیاء کے لئے مانا جاسکتا ہے ہر وقت کی قید ہمیں مشکل نظر آتی ہے اب اس غلط خیالی کا بھی قلع قمع ہوگیا کہ جب جنات میں یہ قوت وطاقت بوجہ فطری اور پیدائشی اور[1] دائمی ہے تو پھر ولایت ونبوت کے بزرگوں کو جو کمالیت حاصل ہے۔ اس کو دائمی ماننے میں کونسا خطرہ ہے ایک پیدائشی طاقت وقوت سے تو شرک کا خطرہ نہیں لیکن ولایت ونبوت کے عطیہ پر اس طاقت کا قوت کا ہونا کیسے شرک ہوگیا اس سے تو الٹا عقیدہ کی گندگی کا ظہور پورے طور پر نمایاں ہوگیا۔ نبوت کا کمال ہمارے لئے ماننا فرض ہے لیکن جنات

---

[1] اسی فاسد عقیدہ کے ایک نام نہاد مولوی کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ یہ تو وقتی طور پر ہوتا اور وہ بھی تجلیات خاصہ کے اثر سے چنانچہ دلیل کے طور پر یہ شعر بار بار پڑھ رہا تھا۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

Marfat.com

کی قوت وطاقت کا ماننا ہمارے لئے ضروری نہیں لیکن افسوس ہے کہ آج کل معاملہ بالکل برعکس ہوگیا کہ جنات کی قوت وطاقت بیان کی جائے تو لوگ سر دھنتے ہیں لیکن انبیاء واولیاء کا کمال بیان ہو تو شرک کی مشین کو حرکت آجاتی ہے۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

خرد کا نام رکھ دیا جنوں

علاوہ ازیں روح جس کی وجہ سے انبیاء کو متعدد مقامات پر موجود مانا جاتا ہے انہیں ملکی طاقت ہوتی ہے جس کا ظہور بوقت خواب ہوتا ہے جب کہ جسم ایک مقام پہ ہے لیکن روح اس جسم میں ہونے کے باوجود متعدد مقامات کی سیر کر رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح عالم برزخ میں جب روح کی پرواز ہوگی تو وہ بیک وقت جسم سے معلق ہوگی اور علیّین یا سجین میں بھی ہوگی۔ جس کی تفصیل روح کی بحث میں ہے۔

(بقیہ حاشیہ)۔ میں نے اسے کہا کہ تم تو اس عقیدہ کو ہی شرک کہا کرتے ہو تو بر طارم اعلیٰ فرمانے والے بزرگ کیا (معاذ اللہ) اس وقت شرک میں مبتلا ہوتے ہیں شرک تو وہ نجاست ہے جس کی ایک سیکنڈ تو کیا ایک لحہ بھی اجازت نہیں ہے تو وہ ملاّ گھبرا کر کہنے لگا توبہ توبہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تو ہم تو کہتے ہیں کہ یہ تجلیاتِ ربانی کا اثر ہے میں نے کہا مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تجلیات کے اثر سے شرک شرک ہی رہتا ہے یا کہ عین اسلام بن جاتا ہے اگر شرک شرک ہی رہتا ہے تو اس کی اجازت کیوں مل گئی اور اگر عین اسلام ہے تو شرک کہنے سے توبہ کرو اور رہا یہ سوال کہ وہ کمال وقتی ہوتا ہے یا دائمی تو اس کا جواب دوسرے نمبر پر دیا جائے گا پہلے یہ تو فیصلہ بتاؤ کہ کیا وہ شرک ہوتا ہے یا کمال نبوت وولایت۔ اس بے چارے کو مجبوراً کہنا پڑا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہو اسے شرک نہیں کہہ سکتے ہمارا مطلب تو یہ ہے کہ یہ چیز عوام میں نہیں۔ میں نے کہا عوام خواص کی بحث تو الگ رہی یہ تو مانا کہ یہ کمال عین اسلام ہے شرک نہیں۔ اس بے چارے کو پھر سے (بادل نخواستہ) ماننا پڑا کہ شرک نہیں۔

تو پھر میں نے عرض کی کہ سنو بھائی وہ جو میں نے فرمایا ہے کہ ''گہے بر پُشت پائے خود نہ بینم'' اس کا مطلب یہ ہے کہ فناء فی اللہ کے مقام پر پہنچنے سے ان کو اس وجود عنصری کی عادتاً توجہ نہیں ہوتی اور کراماتاً ہوتی ہے اور یہ محویت تامہ کا نتیجہ ہے نہ کہ اس وقت (معاذ اللہ) قوت پرواز سبب ہوتی ہے قوت پرواز تو اسی طرح قائم ودائم ہے۔ (اویسی غفرلہ)

Marfat.com

غور کرنے کا مقام ہے کہ جس عام روح کو ملکوتی قوت وطاقت میسر ہے اس کی بالمقابل جناتی طاقت کیا وقعت رکھتی ہے اور پھر ولایت ونبوت کی روحانیت کا اندازہ خود لگالیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے مخالفین (دیوبندی ، وہابی، مودودی، احراری وغیرہم) ایک جن کے لئے تو یوں مانتے ہیں کہ:

''جن کی یہ طاقت ہے کہ اس کا ایک طلب گار مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں اور دونوں بیک وقت اسی معین جن کی حاضری چاہتے ہیں تو وہ جن بیک وقت ان دونوں کے پاس موجود ہوگا اور یہ طاقت اسے ہر وقت حاصل ہے''۔

ایسے قول پر ہمارے مخالفین کی زبان اور قلم کو جنبش نہیں آئے گی بلکہ کہیں گے ہذا الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

لیکن اگر یہی بات نبی یا ولی (علیہ السلام وعلیہ رحمت) کے لئے کہہ دی جائے تو ان کا قلم گن مشین کی طرح شرک کے گولے برسانے لگتا ہے خواہ ان کی زد میں ان کے اپنے اکابر بھی کیوں نہ آجائیں اور زبان کی جنبش تو شرک شرک گردانے میں تسبیح کا دانہ بن جائے گی فیا للعجب۔

اب اگلے باب میں جو حکایات پیش کی جارہی ہیں ان کو پڑھ کر تمام ناظرین حضرات خود فیصلہ کرلیں کہ ان کے بقول کون کون سے بزرگ شرک کی قید میں آتے ہیں اور کون کون حضرات شرک سے بچ رہے ہیں۔

براہ انصاف تمام مذکورہ بالا صاحبان کو فیصلہ خود ہی کرنا ہوگا۔ (فقیر اویسی غفرلہ)

Marfat.com

حکایات

حکایت نمبرا: حضرت قضیب البان الموصلی رحمہ اللہ تعالیٰ (آپ ابدال میں سے تھے) آپ کو بعض نے جنہوں نے آپ کو نماز پڑھتے نہ دیکھا تھا تارک الصلوٰۃ ہونے کی تہمت لگائی۔ آپ اس وقت چند صورتوں میں متشکل ہوکر فرمانے لگے:

فی ای هذا الصور رائیتنی ما اصلیّ.

تو نے مجھے ان صورتوں میں سے کون سی صورت میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ (الحاوی للفتاوی نمبر ۳۲۸ ج ۱)

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حکایت مذکور لکھ کر تحریر فرماتے ہیں:

ولهم حكايات" كثيرة" مبينة" علىٰ هذه القاعدة وهی من امهات القواعد عندهم (والله اعلم)

اس کے علاوہ اور بہت سی حکائیتیں ہیں جن کی بناء اسی قاعدہ پر ہے اور یہ قاعدہ ان کے ہاں امہات القوعد کا حکم رکھتا ہے۔

وہ قاعدہ یہی ہے کہ ولی کامل متعدد صورتوں میں متشکل ہونے پر قدرت رکھتا ہے۔

حکایت نمبر۲: حضرت شیخ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طبقات کبریٰ (کتاب) میں فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوالعباس الملثم رحمہ اللہ کی خدمت میں

Marfat.com

جمعہ کے دن حاضر ہوئے آپ باتیں سنا رہے تھے، آپ کی باتیں نہایت لذیذ تھیں۔ ہم باتیں سن رہے تھے آپ کا غلام انہیں وضو کرا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اے مبارک کہاں جاتے ہو۔ عرض کی جامع مسجد میں، آپ نے فرمایا جماعت ہو گئی ہے اور میں بھی جماعت میں شامل ہوا تھا۔ غلام جامع مسجد گیا واپس لوٹ کر کہنے لگا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو کر واپس آ رہے ہیں۔ واپس آ کر اپنے شیخ سے ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا: "أعطیت التبدل" یعنی مجھے مختلف صورتوں میں متشکل ہونے کی قدرت عطا کی گئی ہے۔ (الحاوی للفتاوی نمبر ۳۳۸)

〈ف ۱〉: شیخ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں طبقات کبریٰ میں حضرت ابوالعباس الملثم کے حالات کے بارے میں کہ وہ صاحب الکرامات والاحوال تھے ان کے خصوصی صحبت یافتہ ان کے شاگرد حضرت شیخ صالح عبدالغفار بن نوح صاحب کتاب "الوحید فی علم التوحید" نے اپنی اس کتاب میں اپنے شیخ کی بہت سی کرامتیں لکھی ہیں منجملہ ان کے ایک یہی ہے جو مذکور ہوئی۔

〈ف ۲〉 ابن السبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب حکایات کا فرمان کہ میں نے نماز پڑھ لی یعنی صفات بدیست میں سے ہے کیونکہ وہ خود تو ایک مکان میں ہوتے ہیں لیکن ان کی صورت مثالی دوسری جگہ ہوتی ہے اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اس صفت بدیست کو کشف صوری حاصل ہوتا ہے جس سے حائل شدہ دیواریں ہٹ جاتی ہیں

Marfat.com

پھر وہ جہاں چاہیں چل کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (کتاب مذکور)

حکایت نمبر۳: حضرت صفی الدین بن ابی منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں کہ شیخ مفرج رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اپنے شہر میں ایک واقعہ پیش ہوا وہ اس طرح کہ ایک شخص نے کہا کہ شیخ مفرج کو میں نے عرفہ کے دن حج کرتا ہوا دیکھا دوسرے نے کہا غلط ہو تو زن طلاق یعنی جس شخص نے کہا شیخ نے حج پڑھا ہے اگر میں نے شیخ کو عرفہ میں نہ دیکھا تو میری عورت کو طلاق۔ یہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر شیخ کی خدمت میں پہنچے آپ نے ماجرا سن کر فرمایا جاؤ کسی کو طلاق نہیں تم دونوں سچے ہو میں نے شیخ سے پوچھا یہ کیا راز ہے آخر ایک کو ان میں سے ضرور جھوٹا ہونا چاہیئے۔ اس وقت ہمارے ہاں بہت سے لوگ موجود تھے۔ شیخ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک یہ راز ہے جو ہمیں عطا ہوا سب کو آپ نے بات سمجھائی میں نے کہا مجھے اس کی وضاحت معلوم ہوگئی آپ نے مجھے فرمایا کہ اس کی وضاحت کر دو۔ میں نے کہا جب ولی[1] کو ولایت عطا ہوتی ہے تو اسے متعدد صورتوں میں متشکل ہونے کی قدرت حاصل ہو جاتی ہے وہ اپنی روحانیت کے ذریعے متعدد جہات میں بیک وقت ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اسے ایسے طور بدلنا اور مختلف صورتوں میں متشکل ہونا ان کے اپنے ارادہ کے مطابق قدرت دی جاتی ہے۔ پس وہ صورت جو عرفہ میں ظاہر ہوئی وہ بھی حق ہے بنا بریں ہر ایک دیکھنے

---

[1] گویا ایک ڈگری ہے جو بھی پاس کرے پھر جہاں چاہے جیسے چاہے جس طرح چاہے کرے لیکن وہابیہ دیوبندیہ نہ تو خود یہ ڈگری حاصل کر سکے اور نہ حاصل کرنے والوں کے قائل، پورے کم فہم واقع ہوئے ہیں کہ اولیائے کرام کے مقامات سے بےخبر۔ (اویسی غفرلہٗ)

Marfat.com

والا اپنی قسم میں سچا ہے۔

جب میں نے اس تقریر کو ختم کیا تو شیخ نے فرمایا (ھذا ھو الصحیح) یہی بات صحیح ہے۔

سوال: امام یافعی نے اس واقعہ کو کفایہ میں بیان کر کے فرمایا:

''اگر کوئی سوال کرے کہ یہ بات مشکل ہے نہ ہی فقیہہ ماننے کو تیار ہے اور نہ عقل تسلیم کرتی ہے بنابریں دونوں کا حانث نہ ہونا شرعاً ناجائز ہے کیونکہ ایک شخص کا دو مکانوں میں بیک وقت موجود ہونا عقلاً محال ہے۔''

جواب: شیخ صفی الدین جن کا اوپر ذکر ہوا فرماتے ہیں کہ یہ بات محال نہیں ہے کیونکہ یہ حالت روحانیہ صورتوں میں متعدد ہونے کی ہے اور نہ کہ ایک ہی صورت کا متعدد مقامات میں موجود ہونا جو مستلزم محال ہے۔

سوال: وہی اشکال تو باقی ہے کہ ایک شخص متعدد شکلوں میں کس طرح موجود ہوسکتا ہے۔

جواب: ایک شخص کا متعدد شکلوں میں متشکل ہونا کئی بار وقوع پذیر ہوا اور مشاہدہ میں آچکا ہے۔ اس کا انکار نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ عقل نہ بھی مانے کیونکہ یہ مسئلہ تو ہر مذہب کے فقہا اور متکلمین کے نزدیک مانا جاچکا ہے کہ:

Marfat.com

"ان الکعبۃ المعظمۃ شوھدت تطوف بجماعۃ من الاولیاء فی اوقات غیر مکانھا"

"کعبہ معظّمہ کو مختلف مقامات میں اپنے مکان سے ہٹ کر بارہا اولیاء کرام کا طواف کرتے دیکھا گیا ہے۔"

"ومعلوم انھا فی مکانھم لم تفارقہ فی تلک الاوقات"

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں اوقات میں وہ کعبہ اپنے اصلی مکان سے جدا نہ ہوتا تھا۔

منجملہ ان کے ایک واقعہ حضرت قضیب البان رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بھی ہے جو کہ ہم کو اکابر سے پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

"اڑنا کوئی کمال نہیں بلکہ کمال اس میں ہے کہ ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ اور ایک دوسرے کی زیارت کا شوق رکھتے ہوں۔ اب وہ ایک دوسرے کو ملتے بھی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو بھی کرتے ہیں واپس آکر اپنے مکان[1] میں پہنچتے ہیں لیکن لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلتا بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صاحبان اپنے مکان سے کہیں اور جگہ نہیں گئے۔" (کذافی الحاوی للفتاوی)

حکایت نمبر۴: روض الریاحین میں امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں سے منقول ہے کہ ایک شخص ایک سال حج کو گیا۔ جب واپس لوٹا تو اپنے بھائی کو کہا

---

[1]۔ وکذافی ردالمختار علی الدرالمختار۔

Marfat.com

کہ میں نے حضرت سہل بن عبداللہ علیہ کو عرفہ کے مقام میں دیکھا۔ اس کے بھائی نے کہا ہم نے تو آٹھویں ذوالحج کو ان کو اپنے بستر پر ان کے گھر دیکھا تھا۔ حاجی بھائی نے قسم کھا کر کہا اگر غلط ہو تو میری عورت کو طلاق کہ میں نے اسے عرفہ میں دیکھا تھا دوسرے بھائی نے کہا چلو اٹھو۔ ان سے ماجرا پوچھ لیجئے۔

دونوں نے جا کر شیخ سے ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا اس بات سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا جاؤ اللہ اللہ کرو اور جس حاجی بھائی نے قسم اٹھائی تھی اسے فرمایا جا اپنی عورت کو گھر لے جا لیکن یہ بات آئندہ کسی سے نہ کہنا۔"

<u>حکایت نمبر۵:</u> حضرت الشیخ الامام علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک استفتاء آیا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ فلاں شب شیخ عبدالقادر طشطوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ میرے ہاں تھے دوسرے شخص نے بھی یہی قسم کھائی اور دونوں نے قسم اٹھائی کہ اگر ہم دعویٰ میں جھوٹے نکلے تو عورت کو طلاق۔

اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہ۔ میں نے شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قاصد بھیج کر واقعہ پوچھا تو آپ نے فرمایا:

ولو قال اربعة انی بتّ عندھم لصدقوا:

یعنی اگر چار آدمی بھی اس بات کا دعویٰ کریں تو ان کی تصدیق کر لینا کہ میں ان کے پاس شب باش ہوں گا۔

Marfat.com

میں نے شیخ کی بات سن کر فتویٰ دیدیا کہ ان دونوں میں سے کسی عورت کو طلاق نہیں۔

〈ف〉: اس کی تقریر از روئے فقہ یوں ہوگی کہ ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے دعویٰ پر دلیل پیش کرتا ہے یا نہیں کیونکہ واضح بات ہے کہ دونوں کے مابین تنازع کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ ان دونوں کا ایک ہی وقت حانث ہونا تو ممکن نہیں جیسا کہ ظاہر ہے اور نہ ہی ان میں سے کسی پر حنث کا حکم دیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ اس طرح ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور وہ ناجائز ہے اور ولی اللہ کا متعدد مقامات پہ موجود ہونا ممکنات سے ہے۔

جب یہ بات ممکن ہے تو پھر ظاہر ہے کہ ایسا شخص حانث نہیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو شئے کسی کیلئے ممکن ہو تو اس کے لئے حنث کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا اس لئے کہ اس کے صدق کا امکان موجود ہے۔

بنا بریں اس صورت میں شک کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی اور نہ ہی اس امر کیلئے کسی اور تقریر کی حاجت ہے ہاں یہ امر ضروری ہے کہ ہم ثبوت پیش کریں کہ محلوف علیہ ولی کامل کا مختلف مقامات میں ایک ہی وقت میں موجود ہونا ممکن ہے۔ یہ مسئلہ قدیم سے چلا آرہا ہے اور علماء نے بھی میری طرح عدم حنث کا فتویٰ دیا ہے ان کی دلیل بھی یہی بات ہے کہ ایسا امر محال نہیں بلکہ ممکن ہے۔

〈ف〉: سوال کے جواب میں علامہ ممدوح رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک مستقل

Marfat.com

رسالہ لکھا بنام ''المنجلی فی تطور الولی'' جو ''الحاوی للفتاویٰ
'' کے ساتھ مصر میں چھپا ہے جس کا فقیر نے اردو ترجمہ کر کے بنام
''ولی اللہ کی پرواز'' شائع کرایا۔

حکایت نمبر۶: شیخ خلیل مالکی اپنی مشہور کتاب المختصر جو اپنے شیخ عبداللہ المتوفی کے مناقب میں لکھی ہے چھٹے باب (جس میں ان کے طی الارض کا ذکر ہے کہ باوجود مختلف مقامات پر ہوتے ہیں لیکن اصلی مقامات سے بھی گم نہیں ہوتے) میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حجازِ مقدس سے واپس آ کر شیخ کے متعلق پوچھا کہ کہاں ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں نے ان کو عرفات میں دیکھا۔

لوگوں نے کہا کہ وہ اپنے گھر سے باہر کہیں نہیں گئے۔ حاجی صاحب نے قسم اٹھالی۔ شیخ کو ماجرا معلوم ہوا۔ حاجی صاحب مذکور اس واقعہ کو بیان کرنے والے تھے کہ شیخ نے سکوت کا اشارہ فرمایا۔ (الحاوی للفتاوی)

﴿ف﴾: اسی قسم کے خلیل نے اپنے شیخ کے بہت سے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ (کتاب مذکور)

حکایت نمبر۷: حضرت قضیب البان رحمۃ اللہ تعالیٰ کو کسی ایک فقیہہ نے کہا کہ آپ نماز کے لئے جماعت میں شامل کیوں نہیں ہوتے۔ ایک اجتماع میں شیخ نے اس فقیہہ کے سامنے چار مختلف صورتوں میں آٹھ رکعت نماز پڑھی اور فرمایا ای صورۃ لم تصل معکم ان میں سے کون سی صورت نے تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھی فقیہہ نے شیخ کے ہاتھ چوم لئے اور آئندہ انکار کرنے سے توبہ کر لی۔

(الحاوی للفتاوی)

Marfat.com

﴿ف﴾: سراج الدین بن اللقن فرماتے ہیں (میں نے ان کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب طبقات الاولیاء سے نقل کیا ہے کہ) شیخ قضیب البان الموصلی صاحب کرامات متکاثرہ ہیں۔ موصل میں رہے اور آپ کا وطن بھی موصل تھا۔ آپ ۵۷۰ھ کے قریب فوت ہوئے اسے کمال بن یونس رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا (کتاب مذکور)

حکایت نمبر ۸: حضرت شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے بعد از نماز جمعہ دعوت کا عرض کیا آپ نے فرمایا انشاء اللہ آجاؤں گا پھر اسی طرح چار آدمی اور آگئے اور ہر ایک نے پہلے کی طرح جمعہ کے بعد کا عرض کیا آپ نے ہر ایک کو دعوت کا وعدہ دیا آپ جمعہ کی نماز پڑھ کر پھر اسی طرح فقہاء کی مجلس میں بیٹھ گئے کسی ایک کی دعوت پر تشریف نہ لے گئے۔

آپ بیٹھے ہی تھے کہ وہی پانچوں حاضر ہوئے اور کہنے لگے حضور ہماری دعوت پر تشریف لانے کا شکریہ۔ (الحاوی للفتاوی ج ۱)

حکایت نمبر ۹: میں نے شیخ تاج الدین بن عطاء مناقب میں (جو اس کے بعض شاگردوں کی لکھی ہوئی کتاب ہے) دیکھا ہے کہ شیخ کی جماعت کا ایک شخص حج سے واپس آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ کو مطاف اور مقام ابراہیم کے پیچھے منیٰ اور عرفات میں دیکھا اور ارادہ کیا کہ جب واپس پہنچوں گا تو شیخ کے متعلق پوچھوں گا لوگوں نے کہا ٹھیک ہے میں نے بعض احباب سے پوچھا شیخ کہیں سفر کو گئے یا اپنے شہر سے بھی کبھی باہر نہیں گئے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ جب میں شیخ کے دربار

Marfat.com

میں پہنچا۔ السلام علیکم کہا تو شیخ نے پوچھا کہ اپنے حج کے سفر میں کن کن لوگوں کو دیکھا۔ میں عرض کیا حضور! اس سفر میں آپ کو دیکھا تھا۔ آپ تبسم فرما کر ارشاد فرمایا:

الرجل الکبیر یملاالکون لودُعی القطب من حجرہ لاجاب

ولی کامل دنیا کو محیط ہوتا ہے اگر قطب کو کسی ہی بل کھڑے ہو کر پکارا جائے تو وہ اسی وقت جواب دے گا۔

(ف): اسی قول کے تحت ہم کہا کرتے ہیں یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ اور

بگرداب بلا افتادہ کشتی　　　مدد کن معین الدین چشتی

وغیرہ وغیرہ لیکن وہابیہ دیوبندیہ نے کفر و شرک کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے لیکن وہ نہ صرف ہمارے لئے۔

(ف): شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کتابِ مذکور میں لکھتے ہیں کہ خصائص الٰہیہ کو کسی قسم کی رکاوٹ نہیں کہ اس قسم کی قدرت اپنے بندوں میں پیدا کر دے۔ دیکھئے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہر گھڑی میں بے شمار مخلوق کی ارواح قبض کرتے ہیں اور ان (حضرت عزرائیل) کو ہر ایک مختلف شکلوں میں دیکھتا ہے۔

حکایت نمبر ۱۰: ایک دن حضرت کمال بن یونس رحمہ اللہ اپنے رفقاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت قضیب البان رحمہ اللہ تعالیٰ آ پہنچے تو لوگ ڈر گئے۔ حضرت قضیب البان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے یونس ہر وہ علم جو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کو ہے تو اسے جانتا ہے۔ ابن یونس نے کہا نہیں، انہوں فرمایا مجھے وہ علم حاصل ہے جو تجھے معلوم نہیں۔ ابن یونس کو پتہ نہ چلا کہ یہ کیا فرما رہے ہیں۔ آخر میں بات حضور غوث پاک سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی سے پوچھی گئی آپ نے فرمایا:

هو ولی مقرب ذوحال مع الله وقدم صدق عنده.

وہ ولی کامل اور مقرب ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص راز رکھنے والے اور نہایت برگزیدہ مرد ہیں۔

لوگوں نے کہا کہ ہم نے تو اسے نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا وہ پڑھتے تو ہیں لیکن تمہیں پتہ نہیں چلتا، میں تو انہیں دیکھتا ہوں کہ وہ موصل میں نماز پڑھیں یا زمین کے کسی خطہ میں، لیکن ان کا سجدہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے ہوتا ہے۔

〈ف〉: اس سے چند مسائل ثابت ہوئے:

۱)......ولی اللہ کے کئی جسم ہوتے ہیں وہ بیک وقت کئی جسموں کے ساتھ کئی مقامات پر حاضر ہوتے ہیں۔

۲)......فقیر اگر بظاہر نماز نہ پڑھتا ہو تب بھی یہ نہ کہنا چاہئے کہ وہ بے نمازی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دوسرے جسم کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوں بشرطیکہ وہ صحیح معنوں میں فقیر ہو ورنہ بہت سے ابلیس بھیس بدل کر لوٹ مار کرتے پھرتے ہیں۔ کما قال مولنا رومی

Marfat.com

قدس سرہ لے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

حکایت نمبر ۱۱: حضرت ابوالحسن قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو ان کے گھر میں دیکھا تو ان کے جسم شریف نے گھر کو بھرا ہوا تھا پھر ان کا جسم عادت کے خلاف بڑھنے لگا میں ان کے گھر سے نکلا کیونکہ ان کی ہیبت ناک شکل نے مجھے ڈرا دیا پھر کچھ دیر بعد ان کے گھر کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ گھر کے ایک کونہ میں نہایت چھوٹی سی شکل میں ہیں یہاں تک کہ وہ چڑیا کے برابر معلوم ہوگئے۔ پھر تیسری بار میں ان کے گھر گیا تو پھر اپنی اصلی شکل میں نظر آئے۔

(ف): اس کے علاوہ طبقات اولیاء میں اس جیسی اور بہت حکایات جمع فرمائی گئی ہیں۔ (الحاوی للفتاوی)

حکایت نمبر ۱۲: شیخ برہان الدین ابناسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے "تلخیص الکوکب المنیر فی مناقب الشیخ ابی العباس البصیر" میں فرماتے ہیں کہ میرے شیخ کی کرامات سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ ایک دن شیخ ابوالحجاج اقصری اور میرے شیخ ابی العباس مکہ شریف میں جمع ہوئے اور ابی الحجاج نے میرے شیخ سے پوچھا کہ آپ کو ہفتہ کے طواف سے بھی شرف حاصل ہے (یعنی ہفتہ میں ایک بار بذریعہ کرامت طواف کعبہ کو جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا بعض لوگ ایسے بھی ہیں

Marfat.com

کہ جن کا کعبہ طواف کرتا ہے)۔

ابوالحجاج نے دیکھا کہ دونوں کا کعبہ طواف کر رہا ہے۔

(ف): شیخ اتباسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اس بات کا انکار نہ کیا جائے کیونکہ اس حکایت جیسی اور بھی بہت سی حکایات صالحین سے موافقت رکھتی ہے''۔(کتاب مذکور)

حکایت نمبر ۱۳: صاحب الوحید فرماتے ہیں:

''اولیاء میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جسم سے خالی ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ٹھیکری کی طرح ہو جاتے ہیں گویا ان میں روح بھی نہیں ہے چنانچہ مجھے عیسیٰ بن المظفر شیخ شمس الدین الاصبہانی (جو عالم، مدرس اور شہر قوص کے حاکم بھی تھے) سے خبر دیتے ہیں کہ ایک مرد اپنے جسم سے علیحدہ رہتا۔ پھر تیسرے دن اپنے جسم میں لوٹ آتا تھا''

(ف): میں کہتا ہوں اصبہانی مذکور علامہ شمس الدین مشہور ہیں شرح المحصول کے مصنف کے علاوہ اصول کی بڑی کتاب کے مصنف بھی ہیں ابن السبکی اپنی طبقات میں شیخ تاج الدین الفرکاح سے نقل کرتے ہیں کہ:

انہ قال لم یکن فی زمانہ فی علم الاصول

علم اصول میں ان جیسا ان کے زمانہ میں کوئی نہیں تھا۔(الحاوی للفتاوی)

حکایت نمبر ۱۴: قطب العارفین سیدنا امام شعرانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ سیدنا

Marfat.com

ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ نے ایک دن میں پچاس مقامات میں خطبہ پڑھ کر نماز جمعہ پڑھائی۔ (الجواہر الدرر ۱۶۵)

حکایت نمبر ۱۵: امام موصوف رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح سیدنا محمد خضری قدس سرہ کے لئے واقعہ پیش آیا کہ انہوں نے مقام سرس کے علاوہ چند شہروں میں بیک وقت جمعہ کے دن نماز ادا فرمائی۔ (کتاب مذکور)

حکایت نمبر ۱۶: سیدنا عبدالقادر شطوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے مصر میں روضۃ المقیاس نامی باغ کے مقابل ایک جزیرہ میں ایک شخص کے پاس رات گزاری اور اسی شب دوسرے شہر میں دوسرے شخص کے پاس۔ دونوں نے اس شب میں انہیں دودھ پلایا اور ہر ایک اپنے اپنے باورچی خانہ کی چھت پر ان کے ساتھ سویا اور صبح تک ان کے ساتھ رہا پھر ایک ایسی جماعت نے بیان کیا جو بحرِ فرات کے اطراف کی جانب سفر کرنے میں سلطان قایتبائی کے ہمراہ تھی کہ سلطان نے مصر سے برآمد ہونے سے قبل سیدنا عبدالقادر قدس سرہٗ سے سفر کی اجازت طلب کی چنانچہ انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی پھر جب سلطان سفر کر کے شہر حلب میں پہنچا تو وہاں پر ایک خلوت گاہ میں سیدنا عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ کو بیمار پایا اور لوگ آپ کے آس پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ شیخ کو یہاں پر تقریباً ایک سال ہوگیا ہے اس قدر کمزور ہیں کہ چل نہیں سکتے حالانکہ سلطان جب آپ کو مصر میں تندرست چھوڑ کر سفر کے لئے آپ سے اجازت حاصل کر کے روانہ ہوئے تھے اس وقت سے اب تک تقریباً ایک ماہ

Marfat.com

گزرا ہوگا۔ (کتاب مذکور)

حکایت نمبر ۱۷: حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری قدس سرہ کو ربیع الاول شریف میں سید عالم ﷺ کے میلاد شریف کی شرکت کے لئے دس جگہ سے مدعو کیا گیا کہ نماز فجر کے بعد تشریف لائیں حضرت مخدوم صاحب دسوں دعوتوں کو منظور فرمالیا اور ہر جگہ نماز فجر کے بعد پہنچنا ہے کس طرح ہو سکے گا۔

فرمایا کہ کشن نامی شخص کافر تھا کئی سو جگہ موجود ہوتا اگر ابوالفتح دس جگہ موجود ہو جائے تو کیا تعجب ہے۔ چنانچہ بعد نماز فجر ایک جگہ سے سواری آئی مخدوم صاحب حجرے سے برآمد ہوئے اور سوار ہو کر تشریف لے گئے پھر دوسری جگہ سے سواری پہنچی۔ اسی طرح دسوں جگہ سے سواریاں آئیں اور حضرت مخدوم رحمہ اللہ علیہ ہر مرتبہ حجرہ سے برآمد ہوتے اور سوار ہو کر تشریف لے جاتے اور حجرہ میں رہتے۔

(کذا فی السبع السنابل شریف)

حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ یہ حکایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

''خردمندا تو ایں را بر تمثیل حمل مکن یعنی پندار کہ تمثیل ہائے شیخ بچندیں جاہا حاضر شدہ است۔ لا واللہ بلکہ عین ذات شیخ بہر جا حاضر شدہ بود در یک شہر و یک مقام واقع شدہ ذات ایں موحد خود را اقصائے عالم حاضر است خواہ علویات وسفلیات۔

یعنی اے عاقل اس کو تمثیل پر محمول نہ کرنا یعنی یہ نہ سمجھنا کہ دسوں جگہ

Marfat.com

شیخ کے مثالی اجسام موجود ہو گئے تھے نہیں واللہ ہر جگہ بعینہٖ ذات شیخ موجود ہوتی تھی یہ موحد خود ایک شہر ایک مقام میں ہوتا ہے اور اس کی ذات علویات وسفلیات تمام اطرف عالم میں حاضر ہوتی ہے۔"

﴿ف﴾: یہ حکایت سبع سنابل شریف جیسی محقق، معتبر اور مستند کتاب میں موجود ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اسے اپنے ملفوظ شریف میں بیان فرمایا ہے۔ دیوبندیوں نے حضرت سید میر عبدلواحد بلگرامی قدس سرہ کر چھوڑ کر اعلیٰ حضرت پر کیچڑ اچھالا ہے چنانچہ کریم بخش پروفیسر اپنے چہل مسئلہ نمبر ۱۲ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ملفوظات سے یہ نقل کر کے لکھتا ہے:

"کہ ایک کافر کو بھی حاضر وناظر ہونے کا مصداق ٹھہرا رہا ہے دیکھا کہ کافروں کو بھی عالم الغیب اور حاضر وناظر مان لیا گیا ہے۔"

ناظرین حضرات: دیکھا آپ نے کہ دیوبندیوں نے کیسا بدترین فریب کیا ہے کہ عوام کو اپنے دام خزیر میں پھنسانے کے لئے ایک کامل کی نقل کردہ حکایت پر طعن وتشنیع کیا اس طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا کچھ نہیں بگڑا البتہ پس پردہ ایک کامل بے ادبی وگستاخی سے اپنا خاتمہ خراب کیا۔

برائے اضافہ مطالعہ گھگھڑوی اینڈ دیوبندی کمپنی:

دیوبندیون کو فقیر کا احسان مند ہونا چاہیئے کہ انہیں فقیران کے اپنے گھر سے چند حوالے پیش کرتا ہے:

Marfat.com

۱)......خالد محمود پروفیسر سیالکوٹی نگراں ہفت روزہ دعوت لاہور میں بعینہٖ یہی حکایت نقل کی ہے اور اس کی تائید کی ہے ہفت روزہ ۷ دسمبر ۱۹۶۲ء ملاحظہ ہو۔

۲)......محمد علی سابق ناظم ندوہ نے بھی اپنی تصنیف ارشاد رحمانی میں بھی اسی حکایت کو نقل کیا ہے۔

تحقیقی جواب: چشمِ بد دور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق ایسی نہیں کہ جسے دیوبندی حملہ کمزور کر سکے آپ کا ہر مضمون بے شمار حقائق کو دامن میں لئے ہوتا ہے لیکن دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھئے۔

گکھڑوی اور اس کے معتمد علیہ پروفیسر کریم بخش اور اس کے ہمنوا ہمیشہ لاتقربو الصلوۃ پر عمل کرتے ہیں انہیں عوام کو بہکانا مطلوب ہے انہیں تحقیق سے کیا غرض حالانکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ملفوظ میں ہی اہل نظر کے لئے ایک بہترین نسخہ تیار کیا گیا ہے جو عمداً پروفیسر نے نہیں لکھا وہ یہ ہے کہ:

""اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس حکایت سے پہلے ایک سائل کو فرمایا ""فنا فی الشیخ"" کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ ""یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کر کے اس طرح سمجھے کہ سرکارِ رسالت سے فیوض وانوار قلبِ شیخ سے فائض ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آرہے ہیں پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہو جائے گی

Marfat.com

شجر وحجرِ درودیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئیگی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدانہ ہوگی اور پھر ہر حال میں اپنے ساتھ پاؤ گے۔"

یہ ایک ایسا نسخہ ہے جسے خداتعالیٰ کے تمام محبوب بندوں نے استعمال کیا یہاں تک کہ دیو بندیوں کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی درسگاہ میں بھی استعمال ہوا اور بے شمار قسمت والوں کو فنافی الشیخ کا مرتبہ نصیب ہوا اسی نسخہ کو اشرف علی تھانوی نے دعوت عبدیت میں اور رشید احمد گنگوہی نے امداد السلوک میں بھی نقل کیا اور اسی نسخہ کے حصول کے لئے دنیا کے نیک بندے کئی جتن کرتے ہیں لیکن ایک پروفیسر دوسرا گکھڑ کا ایک خشک ملاں اسے شرک کہے تو اسلام کا کیا بگڑتا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

اس عالیشان نسخہ کو بیان کر کے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایک معتبر اور نہایت مستند کتاب کے حوالہ سے دو حکایتیں بیان فرمائی ہیں تاکہ سائل کے قلب پر مسئلہ کی حقیقت مرتسم ہو جائے پہلی حکایت یوں لکھی۔

حکایت نمبر ۱۸: حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لئے جارہے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ پر پڑ گئی یہ نظرِ اول بلا قصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی اب دیکھا تو پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ آپ کے پیرومرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو

Marfat.com

کر ملفوظات نمبر ۴۸۹ جلد نمبر۲ یعنی عالم ہو کر ایسا برا فعل کرتے ہو۔ دوسری حکایت پہلے بیان ہو چکی ہے اگرچہ جاہل ضدی اور کینہ پرور تو بالکل ہی نہیں مانیں گے اہل انصاف کے لئے اتنا عرض کرنا ہی کافی ہے۔

حکایت نمبر۱۹: شیخ محمد حضرمی مجذوب علیہ الرحمۃ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں ایک آن میں خطبہ اور نماز جمعہ ادا کیا اور کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔ (جمال اولیاء نمبر، صفحہ نمبر ۱۸۸)

(ف): یہ حوالہ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا ہے اس سے خود سمجھیں کہ ولی کامل کو اللہ تعالیٰ نے کیا طاقت بخشی ہے۔

حکایت نمبر۲۰: سیدی احمد سجلاسی (رحمۃ اللہ تعالیٰ) کی دو بیویاں تھیں۔ سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوتے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں کرنا چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی فرمایا سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈال لی تھی۔ عرض کیا کیا وہاں ایک پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت نمبر ۴۹)

(ف): اس حقیقت میں وہی مضمون ہے جو دوسری حکایات میں پڑھتے چلے آرہے ہیں اور اسے دیوبندی بھی مانتے چلے آرہے ہیں لیکن کم ظرف اچھلتا ہے دیکھئے گکھڑوی یہ حکایت نقل کر کے اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور تمام اہلسنت والجماعت پر خوب برسا چنانچہ لکھتا ہے

Marfat.com

کہ بعض بزرگانِ دین کو کشف والہام کے کسی واقعہ کا علم ہو جانا قواعد شرعیہ کے تحت صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا باطل ہے مگر ہمیں تو۔ خانصاحب (اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کی اس تفریح اور خط کشیدہ الفاظ سے اختلاف ہے کہ تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے اور ہر دیانتدار اور باانصاف مسلمان کو اس سے اختلاف کرنا چاہیئے۔

اویسی کہتا ہے کہ گکھڑوی کا یا تو مطالعہ ناقص ہے یا اس کا حافظہ کمزور ہے ورنہ الفاظ عبارت سے اگر بقول اعلیٰ حضرت قدس سرہ مجرم ہیں تو پہلے اپنے صنادید اکابر دیوبند کو گرا دیئے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے پہلے رشید احمد گنگوہی امداد السلوک صفحہ ۳ میں یونہی لکھ گیا ہے چنانچہ اس کے الفاظ بھی ملاحظہ ہوں۔

"مرید اس بات کا یقین رکھے کہ شیخ کی روح ایک جگہ پر مقید نہیں بلکہ جس جگہ مرید ہوگا قریب ہوگا یا بعید اگرچہ شیخ کی ذات بعید ہو لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں یقیناً شیخ کی روح اللہ کے حکم سے اس کو بتلائیگی۔"

گکھڑوی کو چاہیئے تھا کہ عبارت ذیل جس طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے لئے لکھی ہے وہی تمام الفاظ رشید احمد گنگوہی پر تحریر کرتا تا کہ اس کی دیانت، حق گوئی اور انصاف پسندی اہل اسلام بالخصوص دیوبندیوں میں ضرب المثل بنتی۔ گکھڑوی کی عبارت ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

''حضرات ہمیں تو یہ حوالہ نقل کرتے بھی شرم[1] آتی ہے مگر کیا کیا جائے ہم بھی مجبور[2] ہیں۔ دیکھا کہ ان بریلویوں (بلکہ یوں کہو دیوبندیوں کو بھی) کے بھی علم غیب اور حاظر و ناظر کی انتہا کیا ہے'' مرید کی ہم بستری کے وقت بھی ان کے پیرومرشد حاضر ہوتے ہیں اور سب واقعہ بچشم خود دیکھتے ہیں''[3] (آنکھوں کی ٹھنڈک نمبر ۳۵)

(اگر آنکھوں کی ٹھنڈک نام رکھنے کی بجائے آنکھوں کی اندھک رکھتا تو بہت ہی موزوں ہوتا کیوں کہ آنکھوں میں تو شرم ہوتی ہے مگر وہ یہاں مفقود ہے۔)

انتباہ: گکھڑوی اور اس کے ہمنوا لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ غلاظت اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر نہیں پھینکی بلکہ پہلے اپنے اکابر پر، پھر اس بڑے غوثِ روزگار پر جن کی غوثیت کا تمہارے اکابر کو بھی اقرار ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا صرف اتنا قصور ہے کہ انہوں نے اپنے ملفوظ شریف میں ان کی مستند کتاب ''الابریز'' سے نقل فرمایا ہے اور یہ الابریز وہ معتبر اور مستند کتاب ہے جسے تمہارے اکابر آنکھوں پہ لگاتے ہیں اور اس کا اردو ترجمہ کر کے عام شائع کرتے ہیں۔

ناظرین حضرات! غور فرمائیں کہ جب مسلّمات میں سے ہے کہ شیخ

---

[1] لیکن اپنے اکابر کی عبارت کو چھپاتے ہرگز نہیں آتی اسی کو دیانتداری کہتے ہیں۔

[2] کیا کرتے بچارے کو پارٹی بازی مجبوری کرتی ہے۔

[3] ان الفاظ کو لکھتے وقت تو شرم کہیں کوسوں دور ہوگئی۔

Marfat.com

اپنے مرید کی تربیت کا ذمہ دار ہے وہ اپنے مخلص مریدین کو ہر حالت میں تنبیہہ بھی فرماتے ہیں جنہیں علم سلوک سے کچھ واسطہ ہے وہ خوب جانتے ہیں لیکن گکھڑوی نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے متعلق نہیں بلکہ روحانیت کے بادشاہ اپنے وقت کے غوث سیدی عبدالعزیز دباغ قدس سرہ پر یہ غلاظت پھینکی ہے جس کا محاسبہ آج نہ تو انشاء اللہ کل ضرور ہوگا۔

وہابیوں دیوبندیوں کے دلائل

گکھڑوی نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر غلاظت مذکورہ پھینک کر مسئلہ کی حقیقت کو مسخ کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور اسے دلائل سے مضبوط کرنا چاہا ہے اس کے دلائل بھی ملاحظہ ہوں۔

"آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ جو فرشتے ہیں وہ دو حالتوں میں تم سے الگ ہو جاتے ہیں۔"

۱)...... جب تم قضاء حاجت کے لئے بیٹھتے ہو۔

۲)...... جب تم ہم بستری کرتے ہو۔ (ترمذی ج ۲ نمبر ۱۵۹، مشکوۃ نمبر ۲۶۹)

اور علامہ عزیزی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (السراج المنیر نمبر ۱۰۴)

"قارئین کرام نے ملاحظہ کر لیا کہ ایسی حالت میں تو فرشتے بھی الگ ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے اعمال اور اقوال کی حفاظت اور نگرانی کرتے اور لکھتے ہیں اور شرم کے مارے علیحدہ اور الگ ہو جاتے ہیں مگر فریق مخالف کے نزدیک بزرگانِ

Marfat.com

دین کی یہ قدر اور تعظیم ہے کہ وہ اس حالت میں بھی شرم نہیں کرتے اور مرید بیچارے کی جان نہیں چھوڑتے اور گویا یوں کہتے ہیں کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان''۔(آنکھوں کی ٹھنڈک[1])

ناظرین! ملاحظہ فرمایا یہ پھکڑ بازی یہ پھبتیاں اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر نہیں بلکہ تمام اولیاء اللہ پر ہیں جس طرح اس نے یہ تاویل ملائکہ کے لئے کی ہے اگر بعینہٖ اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم کے لئے کی جائے کہ فرشتے ہم بستری اور اس کے جائز و ناجائز ہر قسم کے احوال کے باوجود جدا ہونے کے آدمی کے اعمال نامے میں لکھتے ہیں اگر وہ جدا ہونے کے باوجود سب کچھ لکھتے ہیں تو یہ توجیہہ خدا رسیدہ بزرگوں کے حق میں کیوں نہیں کی جاتی لیکن ان کو تو اولیاء کرام سے دشمنی کا مظاہرہ کرنا ہے طعن طرازی پوری کرنی ہے اسے کہتے ہیں بدقسمتی اور حرمان نصیبی۔

تھانوی نے ہماری تائید کی:

علاوہ ازیں اشرف علی تھانوی کے اس کلیہ کو سامنے رکھ لیا جائے تو مسئلہ ہر طرح سے بے غبار ہو جاتا ہے۔

تھانوی مذکور اپنے ایک مرید کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

''کہ ان لوگوں (اولیاء کرام) کے احوال عقل و نقل دونوں سے بالاتر ہے۔'' (النور بابت ماہ رمضان ۱۳۴۴ھ نمبر ۲۰)

لیکن قاعدہ ہے کہ خدا رسیدہ بزرگوں پر طعن و تشنیع سے حق بیں آنکھ سلب ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

حکایت نمبر۲۱: اشرف علی تھانوی نے حضرت قضیب البان رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قصہ بیان کر کے لکھا کہ کسی نے ان کے متعلق کسی امر منکر کی قاضیِ شہر کو اطلاع دی وہ درّہ لے کر تعزیز کی نیت سے چلے وہ پہلے سامنے اس طرح نمودار ہوئے کہ بجائے ایک قضیب البان کے ستر (۷۰) قضیب البان قاضی کے سامنے آ گئے اور کہا ان میں سے ایک کو پکڑ لو جو تمہارا مجرم ہو قاضی صاحب یہ کرامت دیکھ کر معتقد ہو گیا۔ (خیر الحیات وخیر الممات)

(ف): یہ حکایت ہمارے مخالفین کے حکیم الامت نے بیان کی ہے اور یہی ہم کہتے ہیں کہ ایک ولی کامل متعدد مقامات پر حاضر ہو سکتا ہے اور یہی ہمارا موضوع ہے اور پھر جب ایک ولی ستر جگہ مع جسد حاضر ہو سکتا ہے بلکہ سو جگہ بلکہ ہزار بلکہ بے شمار جگہ تو نبی کریم ﷺ کو حاضر وناظر ماننا شرک کیسے ہو سکتا ہے چنانچہ بیان ذیل اس پر شاہد ہے۔

حکایت نمبر۲۲:

صوفی سوندھا کا بے شمار جگہ حاضر وناظر ہونا

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ صوفی سوندھا ایک بزرگ ہندوستان میں ہوئے ہیں ان کے سامنے کسی نے کہا کہ ہندویوں کہتے ہیں کہ کرشن اوتار کی سو بیویاں تھیں اور وہ ایک وقت میں سب کے ساتھ ہوتا تھا اور ہر جسم سے جدا کام کرتا تھا گویا ایک کرشن سو کرشن بن جاتے تھے۔

صوفی سوندھا نے کہا نہ معلوم کیسی روایت ہے صحیح ہے یا غلط اور صحیح بھی ہو تو یہ کچھ کمال نہیں پھر فرمایا ذرا اس املی کو تو دیکھو۔ مخاطب نے جو املی پر نظر کی تو

Marfat.com

ہر پتہ پر صوفی سوندھا نظر آئے اور ان کے سامنے بھی بیٹھے تھے اور درخت کے ہر پتہ پر ان کا جسم مع روح نظر آرہا تھا۔ (خیرالحیات وخیرالممات نمبر۸۳)

(ف): اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں کہ:

''ایک جان کی سو جان ہو جائے (یعنی ایک بزرگ سو یا ہزار جگہ حاضر ہو جائے) تو کوئی بعید بات نہیں بلکہ صوفیہ کرام تو دنیا میں اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔'' ۲۸۲ھ

فائدہ: اس سے وہی ثابت ہوا کہ ایک ولی متعدد مقامات پہ حاضر وناظر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کو حاضر وناظر ماننے سے شرک نہ ہوا اور اگر حضور ﷺ کو حاضر وناظر ماننے والے پر شرک کا فتویٰ ضرور ہی لگتا ہے تو پھر اشرف علی تھانوی بھی مشرک ٹھہرے گا جو ایک ولی کے ہزاروں جگہ حاضر وناظر ہونے کو جائز مان رہا ہے۔

حکایت نمبر۲۳: امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ایک سیاح سے روایت ہے کہ ان کی کچھ اولاد تو مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ بلادِ عجم میں اور کچھ بلادِ ہند میں تھی آپ ایک وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل وعیال کے پاس ہو آتے تھے اور ان کی ضرورتیں پوری فرمادیتے تھے اور ہر شہر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ انہیں کے پاس قیام رکھتے ہیں۔ (جمال الاولیاء نمبر۲۰۲ مصنفہ اشرف علی تھانوی)

(ف): دیکھئے اس ولی کا کارنامہ کہ متعدد مقامات پہ وہ حاضر بھی اور ناظر بھی اور لکھنے والے دیو بندیوں کے حکیم الامت تھانوی صاحب لیکن

Marfat.com

یہاں کا فتویٰ ہضم۔

آخر میں فقیر اپنے پیر و مرشد حضرت محکم الاسلام والدین خواجہ محکم الدین سیرانی قدس سرہٗ کی چند حکایات بیان کر کے اس باب کو ختم کرتا ہے۔

حکایت نمبر ۲۴: ایک دفعہ خانقاہ کے قریبی گاؤں سے آپ کے دو مریدوں نے آپ کو علیحدہ علیحدہ قیام اور طعام کی دعوت دی آپ نے دونوں کی دعوت قبول فرمائی رات کو دونوں اصحاب ایک دوسرے سے ملے شرمندگی تھی کہ میری وجہ سے حضرت دوسرے گاؤں نہ جاسکے آپکی کی روانگی کے بعد دوسرے دن یہ اصحاب ایک دوسرے سے ملے تو اپنی شرمندگی کا اظہار کیا تو دونوں کو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ رات کو دونوں کے گھر مقیم تھے دونوں گاؤں میں حضرت کے پاؤں کے نشانات پائے گئے اور دونوں گاؤں کے لوگوں نے ایک ہی وقت میں حضرت کی زیارت سے شرف ہونے کی تائید کی۔

حکایت نمبر ۲۵: حافظ رجب (جو کہ حضرت صاحب کے خادموں میں سے تھے) کی بیوی بیمار ہوگئی۔ حافظ رجب کا گھر خیر پور ٹامیوالی میں تھا۔ حضرت صاحب حافظ رجب کے گھر تشریف لے گئے اور اس کی بیوی کی طبع پرسی فرمائی اور اسے آرام بھی ہوگیا بعد کو معلوم ہوا کہ آپ اس تاریخ اور اس وقت پاکپتن میں تشریف فرما تھے

حکایت نمبر ۲۶: ایک دفعہ شاہ ابوالفتح رحمۃ اللہ حضرت السیر رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے واسطے بستی کچھی آئے حضرت کو وہاں نہ پا کر بہت پریشان ہوئے اور

Marfat.com

مشرق کی جانب روانہ ہو پڑے راستہ میں حضرت صاحب مل گئے شاہ صاحب نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ملاقات ہوگئی اب تم گھر جاؤ بعد کو معلوم ہوا جس وقت اور جس دن حضرت صاحب شاہ صاحب کو ملے تھے اسی دن اور اسی وقت آپ پاکپتن میں مقیم تھے۔

حکایت نمبر ۲۷: ایک حجام کا بیٹا خراسان سفر پر گیا ہوا تھا۔ حجام بے حد پریشان تھا کہ اس کا بیٹا کسی طرح واپس آجائے۔ حجام حضرت قبلہ عالم نور محمد مہاروی قدس سرہ کا مرید تھا ان کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا یہ کام فقیر کا نہیں اگر شہباز وقت یعنی حضرت سیرانی سائیں رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائیں تو وہ تمہارے لڑکے کو منگوا سکتے ہیں۔

حجام کا لڑکا:

ایک دن حضرت السیر رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت قبلہ عالم نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حجام سے فرمایا یہی شہبازِ وقت ہیں ان سے جا کر عرض کرو۔ حجام آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اگر اجازت ہو تو آپ کی حجامت بناؤں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ حجام ڈر سے کچھ عرض نہ کر سکا لیکن دوران حجامت درد و فراق بیٹے کی وجہ سے رو رہا تھا آپ نے پوچھا روتا کیوں ہے؟ حجام نے تمام ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا ذرا رک جاؤ آپ صرف مسجد کے حجرہ تک گئے اور پھر واپس تشریف لے آئے اور حجام نے اپنا کام شروع کیا۔ ابھی حجام حجامت بنا ہی رہا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا تمہیں

Marfat.com

مبارک ہو کہ تمہارا لڑکا گھر واپس آ گیا ہے حجام فارغ ہو کر جب گھر پہنچا تو بیٹے سے حال دریافت کیا لڑکے نے بتایا کہ میں کابل کے بازار سودا میں خریدنے جا رہا تھا کہ ایک آدمی جس کا آدھا سر مونڈا ہوا تھا آیا اور مجھے بازو سے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے سے گھر پہنچا دیا۔ رقم اور رومال بھی لڑکے کے ہاتھ میں تھا جس میں وہ سودا خریدنے جا رہا تھا۔

حکایت نمبر ۲۸: حاجی محمد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بازارِ منیٰ میں حضرت صاحب السیر رحمۃ اللہ کو دیکھا پہچان کر حاضر خدمت ہوا آپ بڑی نوازش سے ملے اور فرمایا اب چلے جاؤ یہ خطرناک جگہ ہے میں نے تاریخ تحریر کر لی۔

واپس وطن آ کر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس وقت اور اس تاریخ کو آپ عرب شریف میں دیکھے گئے تھے اور شہر بہاول پور میں بھی موجود تھے۔

(ف): اس طرح کہ اولیاء اللہ کے بے شمار واقعات ہیں لیکن ان کو سمجھنے اور ماننے کے لئے بھی ایمان کامل چاہئے۔

حکایت نمبر ۲۹: ہمارے پیرومرشد کا وصال شریف بھی ہمارے موضوع میں شامل ہے لیکن جب اس کی تمام تفصیل سامنے نہ ہو مسئلہ کی سمجھ نہیں آئے گی اس لئے ہم آپ کی وفات کا پورا واقعہ عرض کرتے ہیں[1]

حضرت صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں حضرت کی مجازی طور پر وفات پائی آپ کو دفن کر دیا گیا لیکن آپ پھر زندہ

---

[1] جسے ہم نے آپ کی کرامات میں لکھا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

Marfat.com

پائے گئے۔

آپ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جان کا مالک بنایا ہے۔ ایک مرتبہ آپ جنگل میں تشریف فرما تھے بہت خوشگوار ہوا چل رہی تھی کہ آپ کی روح پرواز کر گئی آپ کے مرید جو اس وقت موجود تھے بہت پریشان ہوئے اور رونے لگے اور ڈرنے لگے کہ لوگ کہیں گے کہ انہوں نے حضرت کو قتل کر دیا۔ یہ گفتگو سن کر آپ اٹھ بیٹھے ورفرمایا یہ مقام خوش تھا اس لئے فقیر کو جوش آ گیا اگر تم اس طرح کہتے ہو تو اٹھو اس جگہ سے روانہ ہو جائیں۔

وفات سیرانی کی تفصیل:

ربیع الثانی ۱۱۹۸ھ کو آپ یورپ اور کچی سے پاپیادہ خراسان کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں بستی تلیری جو کہ دریائے چناب کے کنارے (ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے درمیان واقع ہے) تک پہنچے تھے کہ آپ کا ارادہ ملتوی ہو گیا اور آپ خراسان جانے کی بجائے جنوب کی طرف روانہ ہو پڑے اور شیشم کے درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے حضرت دیوان محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ آپ کی زیارت کے شوق میں پہنچے اور آپ کی خدمت میں کچھ طعام پیش کیا حضرت صاحب وجد میں آ گئے اور شورش وجد اس قدر تیز تھی کہ ساری عمر آپ کو ایسی شورش کبھی نہ ہوئی تھی آپ نے شورش کے دوران حضرت صاحب کو رخصت کا اشارہ فرمایا لیکن دیوان صاحب آپ کی رفاقت میں رہنا چاہتے تھے لہذا آپ نے دیوان صاحب کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے رخصت دی اور خود کا ٹھیا وارڑ دہراجی بندرا کے حافظ محمد کوکی نے آپ

Marfat.com

کی خدمت میں عرض کیا۔ ایک روز اور قیام فرمایا اور بروز جمعرات ۵ ربیع الثانی ۱۱۹۸ھ کو آپ نے پنجاب جانے کا ارادہ فرمایا لیکن حافظ محمد کوکی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ایک رات اور قیام فرمائیں آپ نے حافظ صاحب کی دعوت قبول فرمائی اور سفر کا ارادہ ترک فرما دیا حافظ محمد کی خواہش تھی کہ حضرت صاحب ہمیشہ میرے پاس رہیں لہذا اس نے ارادہ کیا کہ کیوں نہ حضرت صاحب کو زہر دے دوں لہذا ارادہ شیطانی کر کے حافظ محمد نے طعام میں زہر ملا دیا طعام کھاتے وقت شاید آپ سمجھ گئے تھے کہ اس میں زہر ہے کیونکہ آپ مسکرائے اور فرمایا ماشاء اللہ اس روز آپ نے خلاف محمول کھانا بھی زیادہ کھایا۔

زهر خوراني: زہر کا اثر فوراً جگر تک پہنچ گیا اور آپ کو نقاہت ہو گئی اسی حالت میں نمازِ عشاء ادا فرمائی اور حافظ صاحب سے پانی طلب کیا، حافظ اپنے اس فعل پر شرمندہ ہوا اور پانی دینے سے حجاب کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا اے احمق اول آدمیوں کو مٹکے میں ڈال کر پانی دیتا تھا اور اب پھر پیچھے ہٹتا ہے لاچار پانی لے آیا آپ نے نوش فرمایا اور قے جاری ہو گئی۔ میاں ابو طالب جو اس وقت آپ کے پاس حجرہ میں تھا برتن لے آیا جس میں آپ نے قے کی قے میں جگر کے ٹکڑے تھے اس وقت آپ نے فرمایا کہ ابھی فقیر کی عمر چار سال باقی تھی۔

بار بار قے آ رہی تھی اور نقاہت بڑھ گی اور وفات کا وقت قریب آ گیا۔ لوگوں کو جب آپ کی یہ حالت معلوم ہوئی تو شہر کے تمام افراد جمع ہو گئے آپ نے ابو طالب کو فرمایا۔ لوگوں سے کہو اپنے اپنے گھر چلے جائیں اور تمام لوگ اپنے

Marfat.com

گھروں میں چلے گئے جب نقاہت زیادہ ہوگئی تو وقت قریب سمجھ کر ابوطالب نے آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا آپ نے فرمایا ابوطالب ابھی وہ وقت نہیں آیا آپ شورش میں اٹھے چھت کی کڑیوں کو پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔

یہ حالت دیکھ کر ابوطالب نے پوچھا یا حضرت آپ کی قبر کہاں بنائی جائے آپ نے فرمایا جہاں ممکن ہو زمین کھود کر دفن کر دیں آپ کھڑے کھڑے شورش کرتے رہے اغراض سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے اور اس قدر جوش سے ذکر کیا کہ زمین و آسمان کانپتے ہوئے معلوم ہونے لگے ذکر سے فارغ ہو کر لیٹ گئے اور فرمایا ابوطالب اب وقت آ گیا ہے ابوطالب آپ کے قریب ہوا اور آپ کے منہ سے یہ آواز سنی۔ دوست دوست سے مل گیا اور آپ کی روح قصرِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ط

وصال کے وقت آپ نے ابوطالب کو وصیت فرمائی کہ صاحبزدگان کو تاکید کر دویں کہ حافظ محمد کے ساتھ نرمی سے بات چیت کریں اور اس کے اس فعل پر اس سے ناراض مت ہوں بلکہ ہر طریقہ سے اس کے ساتھ رعایت کریں۔

آپ نے حافظ محمد کو دس روپے دیئے اور فرمایا پانچ روپے کفن کے لئے ہیں اور پانچ روپے مسکینوں میں تقسیم کر دینا قبر کے متعلق آپ نے فرمایا کسی زمین کو کھود کر دفن کر دینا۔

۵ ربیع الثانی ۱۱۹۷ھ بروز جمعرات نصف شب آپ کو غسل دیا گیا اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر ایک وسیع میدان میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی نمازِ جنازہ

Marfat.com

میں ہزاروں سفید پوش شامل ہوئے۔

نصف شب کے بعد آپ کو دراجی میں سپردِ خاک کر دیا گیا جب آپ کو قبر میں رکھا گیا تو بعض لوگوں نے ابو طالب کو کہا کہ حضرت صاحب کا منہ مبارک قبلہ شریف کی طرف کر دیں ابو طالب کے ہاتھ لے جانے سے پہلے آپ کا منہ خود بخود متحرک ہو کر قبلہ کی طرف ہو گیا۔

میاں ابو طالب نے حضرت صاحب کی وفات کا مراسلہ روانہ کیا جو میاں محمد حسن صاحب کے پاس سات ماہ بعد شوال میں پہنچا آن کی آن میں سارے شہر میں حضرت کے وصال کی خبر آگ کی طرح پھیل گئی اور سارے شہر میں شور قیامت برپا ہو گیا اور کربلا کے ماتم کا سامان پیدا ہو گیا۔

یہ خبر سنتے ہی صاحبزادہ اویس بخش، حاجی محمد اٹھوال، خلیفہ محمد حسن بہاول پوری، محمد کڈن اور خدا بخش مریچہ، دراجی کی طرف روانہ ہو گئے یہ خبر سارے ملک میں عام ہو گئی اور ملک کے کونے کونے سے لوگ دراجی روانہ ہو گئے۔

میاں اویس بخش صاحب اور حاجی محمد اعظم پانچ ماہ صفر کو دراجی پہنچ گئے اور حافظ محمد سے سلسلہ گفتگو شروع کیا حافظ محمد حضرت صاحب کی میت کسی صورت پر بھی دینے کے لئے راضی نہ ہوتا تھا حضرت صاحب کا فرمان تھا کہ حافظ محمد کے ساتھ نرمی برتی جائے اس لئے آپ کے صاحبزدگان اور خلفاء حافظ محمد کے ساتھ سختی سے بات نہ کر سکتے تھے اور نرمی سے حافظ محمد مانتا نہیں تھا۔ اس نے صاف

Marfat.com

الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ میں نے حضرت صاحب کو زہر اس لئے نہیں دیا تھا کہ آپ کی میت تمہارے لئے کر دوں۔

اگر مجھے آپ کے جسم کی ضرورت ہوتی تو میں آپ کو زہر کیوں دیتا اور پیش کش کی کہ میرے اوپر دو تین ہزار روپیہ سالانہ جزیہ لگا دیا جائے جو میں ہنڈی کی صورت میں حضرت کے صاحبزدگان کو ادا کرتا رہوں گا یا کوئی شخص اپنا خلیفہ مقرر کر جاویں دربار میں جو کچھ آمد ہوگی جائز خرچ کے بعد صاحبزادگان تک پہنچا دیا کرے گا لیکن صاحبزادگان اس شرط پر راضی نہ تھے ان کا اصرار تھا کہ وہ آپ کی میت کو اپنے ہمراہ لے جائیں گے اور حافظ محمد کہتا تھا کہ وہ کسی صورت بھی آپ کی میت کو یہاں سے نہ جانے دیگا۔

مرنے والے سے گفتگو:

الغرض یہ گتھی کسی صورت بھی سلجھتی نظر نہ آتی تھی آخر کار حافظ نجم الدین کو اس بات پر غصہ آ گیا اور وہ حضرت محکم الدین کے مزار پر گیا اور غصہ میں کہا اگر تم نے ہمارے ساتھ نہ چلنا تھا تو پھر ہم کو کیوں بلوایا تھا اور ہم کو یہاں بلا کر بے عزت کروایا ہے۔ ادھر ہمیں یہ حکم بھی دیتے ہیں کہ حافظ محمد کے ساتھ نرمی سے بات کرنا ہم لوگ آج چلے جائیں گے اور آپ کے پاس پھر کبھی واپس نہ آئیں گے۔

آپ نے حافظ نجم الدین کو جواب میں فرمایا کہ حافظ محمد کو کی کے سامنے قرعہ اندازی کی شرط پیش کرو وہ مان جائے گا۔

چنانچہ صاحبزادگان نے حافظ محمد کو کہا کہ ہم حضرت صاحب کو لے جانا

Marfat.com

چاہتے ہیں لیکن تم حضرت صاحب کو یہاں رکھنا چاہتے ہو اس طرح فیصلہ ناممکن ہے اور ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔

فیصلہ اس طرح ہونا چاہئے کہ حضرت صاحب کی میت کو نکالا جائے اور ایک صندوق میں رکھ دیا جائے ویسا ہی ایک دوسری خالی صندوق بھی ساتھ رکھ دیا جائے ان دونوں صندوقوں میں سے ایک صندوق تم چن لو یہ ہمارا مقدر جس کی قسمت ہوگی اسے حضرت صاحب مل جائیں گے اس بات پر حافظ محمد کوکی راضی ہو گیا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

جب حافظ محمد نے صندوق چن لی اور اسے کھول کر دیکھا تو حضرت کی میت موجود تھی چنانچہ حافظ محمد کوکی خوش ہو گیا اور صاحبزادگان کو اپنی قسمت پر رنج ہوا۔ حافظ نجم الدین کو اسی وقت غش آ گئی آپ نے فرمایا حافظ صاحب اداس نہ ہو فقیر باطنی طور پر تمہارے صندوق میں ہے اور ظاہری حافظ محمد کے صندوق میں تم اٹھو اور صندوق کھول کر دیکھو۔

چنانچہ حافظ صاحب اٹھ بیٹھے اور اپنا صندوق کو کھول کر دیکھا تو حضرت صاحب موجود تھے حافظ محمد نے آپ کی ظاہری میت کو دراچی میں دفن کر دیا اور بعد میں شاندار مقبرہ تعمیر ہوا جہاں اب بھی ہزاروں کی تعداد میں عقیدت مند حاضر ہوتے ہیں اور ہر سال آپ کا عرس جوش و خروش سے منایا جاتا ہے تمام خلفاء نے فیصلہ کیا کہ آپ کے صندوق کو لے جایا جائے۔ لیکن آپ نے ابو طالب کو نیم خواب کی حالت میں فرمایا کہ میں صندوق میں نہیں جاؤں گا مجھے

Marfat.com

چار پائی پر لے جاؤ اور چار پائی کے ساتھ بانس باندھ لو۔

سب لوگ حیران تھے کہ اس قدر دور دراز سفر میں آپ چار پائی پر کس طرح جائیں گے الغرض ۲۵ صفر ۱۱۹۷ھ کو خلفاء آپ کو لے کر دُراجی (ضلع کاٹھیا واڑ، ہندوستان) سے روانہ ہوئے۔ ہزاروں معتقدین شہر سے تقریباً دس میل تک اشکبار آنکھوں سے آپ کو الوداع کہنے آئے۔

راستے میں جو بھی ملتا آپ کی میت کو کاندھا دینے کی گزارش کرتا اور یہی کہتا کہ چار پائی بالکل بے وزن ہے۔ وفات کے بعد بھی آپ اسی طرح باکرامت تھے[1]

کرامت سیرانی:

حافظ نجم الدین صاحب جو آپ کی میت کے ہمراہ تھے کا بیان ہے کہ جب ہم لوگ حضرت صاحب کی میت کو لے کر ماڑ (ہندوستان) سے گزر رہے تھے ہم لوگ آرام کے لئے رکے ایک شخص جو آپ کا امتحان لینا چاہتا تھا کہ دیکھوں آیا آپ کا جسم عام مُردوں کی طرح سخت ہے یا نرم۔ آپ کے نزدیک آیا اور آپ کا پاؤں مروڑنا چاہا کہ آپ نے پاؤں اوپر کی طرف کھینچ لیا وہ شخص دہشت کھا کر گر پڑا اور پیٹ کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا جس قدر علاج کیا مرض لاعلاج بتایا گیا آخر حضرت کے مزار پر حاضر ہوا اور معافی مانگی دریائے رحمت جوش میں آیا اور اسے آرام آ گیا۔

---

(۱)۔اور ہیں اور تا قیامت رہیں گے۔

Marfat.com

کافی عرصہ کی مسافت طے کرنے کے بعد یہ قافلہ آپ کی میت لے کر گوٹھ بخشا (جو اس وقت خانقاہ شریف کے نام سے موسوم ہے اور جہاں آپ کا مزار ہے) پہنچا تو قافلہ نے ایک رات یہاں آرام کرنے کا ارادہ کیا۔

گوٹھ بخشا میں ایک عورت رہتی تھی جسے حضرت صاحب بہن کہتے تھے جب اسے معلوم ہوا تو دوڑی ہوئی آئی اور حضرت صاحب کے لئے عطر کی شیشی بھی ہمراہ لائی۔ مائی صاحبہ نے آپ کے منہ مبارک سے کپڑا اٹھا کر زیارت کی اور آپ کے بدن پر عطر چھڑکنا چاہتی تھی کہ حضرت صاحب نے شیشی خود لے لی اور اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر چھڑک دی۔

روایت ہے کہ حضرت صاحب اس عورت سے بہت محبت کرتے تھے اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ فقیر جہاں ہوگا بہن کے ساتھ ہوگا چنانچہ مائی صاحبہ نے حضرت کو وہیں دفن کرنے کی گزارش کی لیکن آپ کے صاحبزادگان آپ کی میت کو اپنے وطن فتح پور گوگیر (ضلع اوکاڑہ) لے جانا چاہتے تھے لیکن انہوں نے جب آپ کی چارپائی اٹھانا چاہی تو چارپائی نہ آگے جاتی تھی اور نہ پیچھے چنانچہ تمام خلفاء اور صاحبزادگان نے آپ کی مرضی کے مطابق آپ کو گوٹھ بخشا میں سپرد خاک کر دیا۔

یہ معمولی سی بستی جہاں دو تین جھونپڑیوں کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا آج خانقاہ شریف کے نام سے ایک بڑا قصبہ ہے اور حضرت کی برکت سے ہر سال پاک و ہند کے ہزاروں لوگ یہاں آ کر اپنے مطالب حاصل کرتے ہیں حضرت

Marfat.com

صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اور خانقاہ دراپی شریف (ہندوستان) میں بھی ہے جہاں ہر سال نہایت تزک واحترام کے ساتھ حضرت کا عرس منعقد ہوتا ہے اور ہزاروں ہندو مسلم آپ کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں آپ کا عرس مبارک ہر سال ۵ ربیع الثانی کو منعقد ہوتا ہے۔

تمت بالخیر.

☆......☆......☆

Marfat.com

زاویہ پبلشرز کی شہرہ آفاق کتب

اولاد کو سکھاؤ محبت اہلبیت کی	100	قصص الانبیاء	100	مبلغ بنانے والی کتاب	60
گلدستہ احادیث	90	منتخب حدیثیں	60	شریعت محمدی کے ہزار مسائل	135
قیامت کی نشانیاں	260	کراماتِ صحابہ	75	قرآن حکیم اور سو عقائد	60
اللہ والیاں	110	اسلام میں شادی کا تصور	70	پیارے رسول کی پیاری باتیں	80
اللہ والے	110	اسلام میں عورت کا مقام	100	اسلام کی اخلاقی تعلیمات	100
اقوالِ زریں کا انسائیکلوپیڈیا	200	حکایاتِ شیریں	100	شرح ابیاتِ باہوؒ	260
دلی کے بائیس خواجہ	100	عورتوں کے مسائل	170	بزرگوں کے عقیدے	90
سیدہ کا لال	80	تاجدارِ یمن خواجہ اویس قرنیؒ	120	کامیاب ماں	100
خواتین کے دینی مسائل	75	اسلامی حکایات	120	کشف المحجوب	160
جمالِ مصطفیٰ ﷺ	90	محفلِ اولیاء (اخیار الاولیاء)	160	حکایاتِ کشف المحجوب	100
مزاراتِ اولیاء اور توسل	75	نظامی بنسری	200	اوراد و وظائف (نایاب)	80
حضور ﷺ کی بچوں سے محبت	50	جنت کا میوہ	90	تذکرہ اولیائے پاک و ہند	130
سنتِ مصطفیٰ اور جدید سائنس	100	مکاشفات و روحانیات	120	تاریخ مشائخ قادریہ برکاتیہ	200
حضرت ابوبکرؓ کا دورِ خلافت	80	باتوں سے خوشبو آئے	200	فلاح دارین	60
حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت	80	بابا فرید گنج شکرؒ	70	پہلا زینہ (ناول، افسانہ)	160
حضرت عثمانؓ کا دورِ خلافت	80	تصوف و طریقت	90	شعورِ زندہ	90
حضرت علیؓ کا دورِ خلافت	80	امام اعظم ابوحنیفہؒ	120	قرآنی علاج	80

رابطہ کیلئے:- نجابت علی تارڑ، زاویہ پبلشرز C-8 داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ فون: 042-7248657

موبائل:- 0300-9467047 0300-4505466 E-mail: zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

کامیاب ماں

مُصَنِّفہ:

ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری
مدرسہ جامعۃ المدینہ للبنات

زاویہ پبلشرز
6-مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ - لاہور
فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047
Email : zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

الانجلاء فی تطور الاولیاء

اولیاء اللہ کے تصرفات

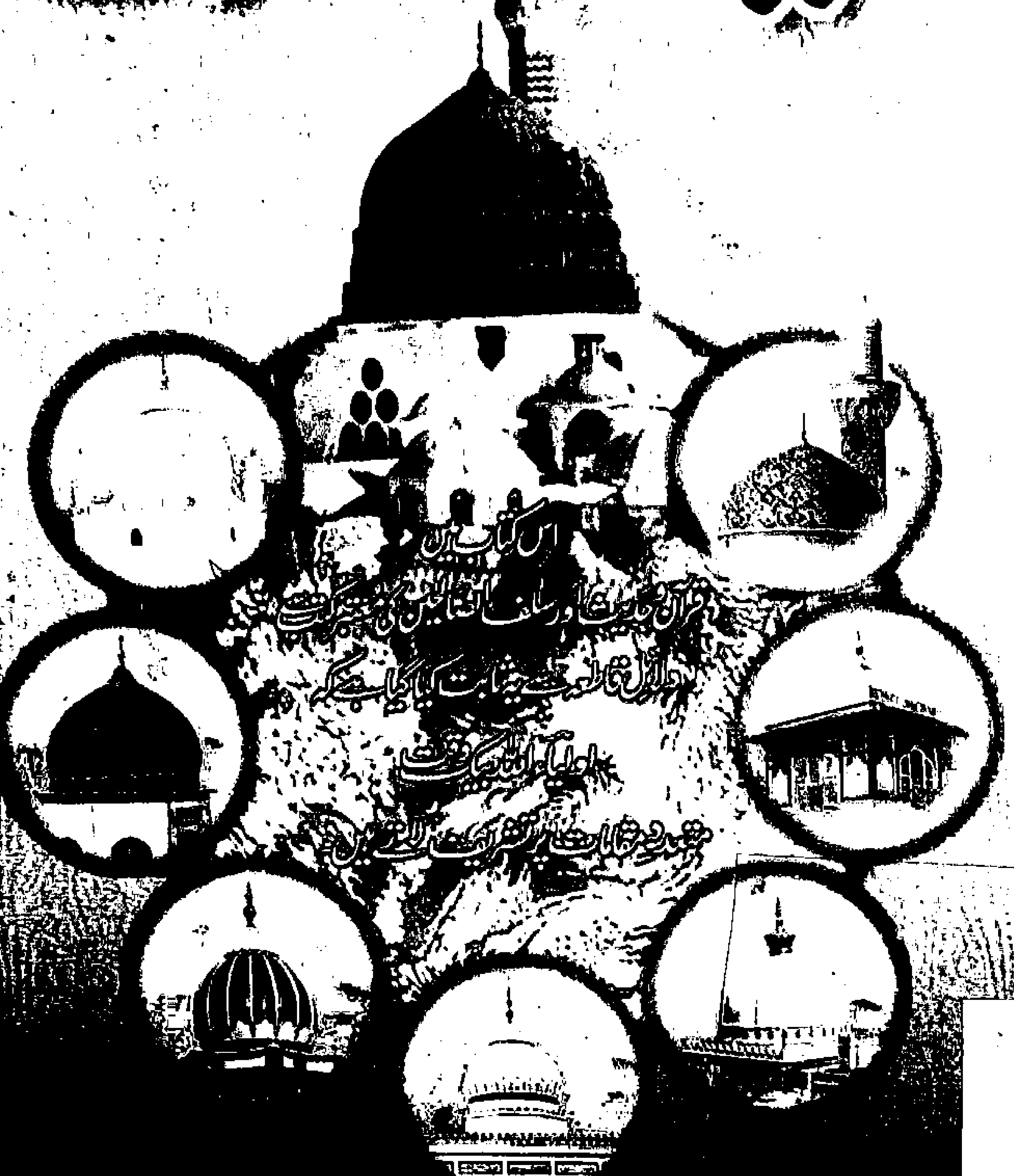

اس کتاب میں

قرآن و حدیث اور سلف الصالحین کی معتبر کتب کے

دلائل قاطعہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ

اولیاء اللہ بعد از وفات

متعدد مقامات پر تصرف کرتے ہیں

مصنف حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

Marfat.com